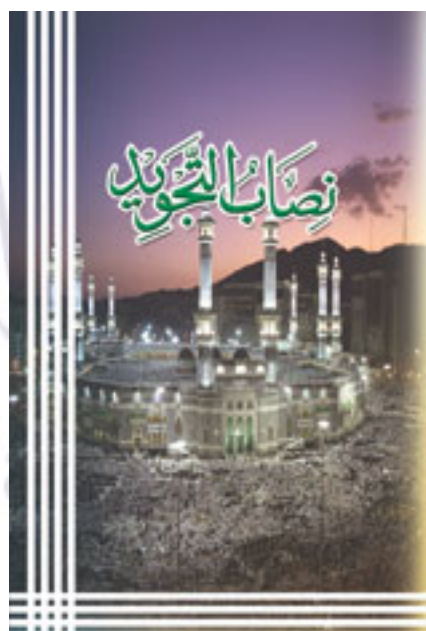


دعوتِ اسلامی

[www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net)



دعوتِ اسلامی

[www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

## نصاب التجويد

سبق نمبر ۱:

ابتدائی ضروری باتیں:

کسی بھی علم یا فن کے ترتیب دینے والوں کی یہ عادت رہی ہے کہ اس علم یا فن کو شروع کرنے سے پہلے بطور مقدمہ چند چیزوں کو ذکر کرتے ہیں جنہیں مبادی کہتے ہیں۔ مثلاً اس علم کا موضوع، غرض و غایت، حکم اور ثمرہ وغیرہ تاکہ اس علم کو حاصل کرنے والے ابتدائی طلباء کو رغبت حاصل ہو اور اس کا حصول ان پر آسان ہو جائے۔ چنانچہ علم تجوید کے مبادی بیان کیے جاتے ہیں:

تجوید کی تعریف:

لُغَوِیْ مَعْنٰی:

”الاتیان بالجید“ یعنی کسی کام کا عمدہ کرنا، سنوارنا اور کھرا کرنا۔

اصطلاحی معنی:

”هو علم يبحث فيه عن مخارج الحروف وصفاتها وعن طرق تصحيح المعروف وتحسينها“

یعنی علم تجوید اس علم کا نام ہے جس میں حروف کے مخارج اور انکی صفات اور حروف کی تصحیح (صحیح کرنے) اور تحسین (خوبصورت کرنے) کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔

علم تجوید کا موضوع:

کسی علم کے موضوع سے مراد وہ شئی ہے جس کے متعلق اُس علم میں بحث کی جاتی ہے۔ علم تجوید کا موضوع ”الف“ سے لیکر ”ی“ تک انتیس حروف ہیں کیونکہ اس علم میں ان ہی کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔

علم تجوید کی غرض و غایت:

ہر علم کی کوئی نہ کوئی غرض و غایت اور مقصد ہوتا ہے ورنہ اس علم کا حصول بے سود ہوگا۔ علم تجوید کی غرض و غایت یہ ہے کہ قرآن مجید کو اس کے نزول شدہ طریقے کے مطابق عربی لب و لہجہ میں تجوید کی پوری پوری رعایت کے ساتھ صحیح پڑھا جائے اور غلط و مجہول ادائیگی سے بچا جائے۔

حکم:

بالتفصیل یہ علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے اور قرآن پاک کو نازل شدہ طریقے کے موافق تجوید کے ساتھ پڑھنا ”فرض عین“ ہے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”اتنی تجوید کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح ممتاز ہو فرض عین ہے بغیر اسکے نماز قطعاً باطل“۔

ثمرہ اور مقصود حقیقی:

”تحصیل رضاء الہی و تحویل سعادۃ الدارین“

”یعنی“ اللہ عزوجل کی خوشنودی اور دونوں جہاں میں سعادت مند کی حاصل کرنا اسکا ثمرہ ہے

## سوالات سبق نمبر ۱:

- ۱۔ تجوید کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان فرمائیں۔
- ۲۔ علم تجوید کا موضوع کیا ہے؟
- ۳۔ علم تجوید کی غرض و غایت کیا ہے؟
- ۴۔ کسی بھی فن یا علم کو شروع کرتے وقت اسکی تعریف، موضوع اور غرض و غایت وغیرہ کیوں ذکر کی جاتی ہے؟

## سبق نمبر ۲:

### علم تجوید کی اہمیت:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا۔ اس پر عمل دونوں جہان میں کامیابی کا سبب ہے۔ عمل کرنے کے لیے اسے صحیح پڑھنا، سیکھنا اور غور کرنا ضروری ہے۔ لیکن مخلوق خدا عز و جل اس فانی دنیا میں اپنی دنیوی ترقی و خوشحالی کیلئے بہت نئے علوم و فنون سیکھنے سکھانے میں تو ہر وقت مصروف ہے جبکہ رب عز و جل کے نازل کردہ قرآن پاک کو پڑھنے سیکھنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کیلئے شاید ہی کوئی تیار ہو۔ حالانکہ اسکی تعلیم کے بارے میں اللہ عز و جل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوبِ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے :

”خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ“

”یعنی“ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے

(صحیح البخاری رقم الحدیث ۵۰۲۷ ج ۳ ص ۴۱۰ مطبوعہ دارالعلمیہ بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”اتنی تجوید (سیکھنا) کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح ممتاز ہو فرض عین ہے۔ بغیر اسکے نماز قطعاً باطل ہے۔ عوام بچپاروں کو جانے دیجئے خواص کہلانے والوں کو دیکھئے کہ کتنے اس فرض پر عامل ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا، کتنے علماء کو، مفتیوں کو، مدرّسوں کو، مُصَنِّفوں کو **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** میں **أَحَدٌ** کو **أَهْد** پڑھتے ہیں اور سورۃ منافقون میں **يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ** میں **يَحْسَبُونَ** پڑھتے ہیں۔

**هُمْ الْعَدُوُّ فَاحْذَرُهُمْ** کی جگہ **فَاعْذَرْ** پڑھتے ہیں۔

**وَهُوَ الْعَزِيزُ** کی جگہ **هُوَ الْعَزِيزُ** پڑھتے ہیں۔ بلکہ ایک صاحب کو الحمد شریف میں **صِرَاطَ الَّذِينَ** کی جگہ **صِرَاطَ الظَّالِمِينَ** پڑھتے سنا۔ کس کس کی شکایت کی جائے؟ یہ حال اکابر کا ہے پھر عوام بچپاروں کی کیا گنتی؟

کیا شریعت ان کی بے پروائیوں کے سبب اپنے احکام منسوخ فرما دے گی؟ نہیں نہیں۔ **إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ** ترجمہ کنز الایمان: حکم نہیں مگر اللہ عز و جل کا۔

**وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ“**

(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۵۳ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

### فرمان صدر الشریعہ:

صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

”جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس کے لیے تھوڑی دیر مشق کر لینا کافی نہیں بلکہ لازم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لیے رات دن پوری کوشش کرے اور صحیح پڑھنے والوں کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ ان کے پیچھے پڑھے، یا وہ آیتیں پڑھے جن کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اسکی اپنی نماز ہو جائے گی۔ آجکل کافی لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں نہ انہیں قرآن صحیح پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ اس طرح نمازیں برباد ہوتی ہیں۔“

(مُلَخَّصٌ از بہار شریعت حصہ ۳ ص ۲۱۴ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)



## فرمان بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مدظلہ العالی:

بانی دعوت اسلامی، شیخ طریقت، مجدد دین و ملت، عاشق اعلیٰ حضرت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی فرماتے ہیں:

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** واقعی وہ مسلمان بڑا بد نصیب ہے جو درست قرآن شریف پڑھنا نہیں سیکھتا۔ الحمد للہ عزوجل تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی کے ہزاروں مدارس بنام ”مدرستہ المدینہ“ اس مدنی کام کے لیے کوشاں ہیں۔ کاش! تعلیم قرآن کی گھر گھر دھوم پڑ جائے۔ کاش! ہر وہ اسلامی بھائی جو صحیح قرآن شریف پڑھنا جانتا ہے وہ دوسرے اسلامی بھائی کو سکھانا شروع کر دے۔ اسلامی بہنیں بھی یہی کریں۔ ان شاء اللہ عزوجل پھر تو ہر طرف تعلیم قرآن کی بہار آجائے گی اور سیکھنے سکھانے والوں کیلئے ان شاء اللہ عزوجل ثواب کا انبار لگ جائے گا۔“

**یہی ہے آرزو تعلیم قرآن عام ہو جانے  
تلاوت کرنا میرا کام صبح و شام ہو جانے**

(رسائل عطاریہ حصہ ۱ اول ص ۸۱ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

www.dawateislami.net

### سوالات سبق نمبر ۲:

- ۱۔ کتنی تجوید سیکھنا فرض عین ہے؟ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟
- ۲۔ جو شخص حروف کی ادائیگی صحیح طریقے سے نہ کر سکے اس کے بارے میں صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کیا فرماتے ہیں؟

### سبق نمبر ۳:

**علم تجوید کا قرآن وحدیث سے ثبوت:**

فرمان باری تعالیٰ ہے:

**وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا**

ترجمہ کنز الایمان: اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

(پ ۲۹ سورۃ المزمل: ۴)

www.dawateislami.net

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب ترتیل کے بارے میں سوال کیا گیا کہ ترتیل کے کیا معنی ہیں تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً فرمایا:

**”تَجْوِیْدُ الْحُرُوفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوفِ“**

ترتیل حروف کی تجوید اور وقوف کی پہچان کو کہتے ہیں۔

**اَلَّذِیْنَ اٰتٰیْنَا هُمْ الْكِتَابَ یَتْلُوْهُ حَقًّا تِلَاوَتِهٖ**

ترجمہ کنز الایمان: جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں

(پ ۱ سورۃ البقرہ: ۱۲۱)

www.dawateislami.net

تفسیر جلالین میں اس کے تحت ہے:-

**”اٰی یَقْرَءُ وَّنَ کَمَا اَنْزَلَ“**

”یعنی“ وہ اے ایسے پڑھتے ہیں جس طرح نازل کیا گیا۔

سید المرسلین، شفیع المؤمنین، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

**”وَرٰیْنُوْا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِکُمْ“**

”یعنی“ قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔

(صحیح البخاری ج ۴ ص ۵۹۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

رحمت عالم، نور مجسم، شاہ بنی آدم، شفیع ام، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

”لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ وَحِلْيَةُ الْقُرْآنِ حُسْنُ الصَّوْتِ“

”یعنی“ ہر چیز کے لیے زیور ہے قرآن کا زیور خوبصورت آواز (میں اسے پڑھتا) ہے

(مجمع الزوائد رقم الحديث ۱۱۷۵۵ ج ۷ ص ۳۵۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے:

”لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ“

یعنی جس نے قرآن خوش الحانی سے نہیں پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔

(مسند ابی داؤد رقم الحديث ۱۳۷۱ ج ۲ ص ۱۰۶ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے پوچھا گیا:

”کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلے میں کہ اکثر جہلاء کو قواعد تجوید سے انکار ہے اور ناحق جانتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

تجوید بھس قطعی قرآن و اخبار متواترہ سید الانس والجان علیہ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام و اجماع تمام صحابہ و تابعین و سائر ائمہ کرام علیہم الرضوان المسد ام حق واجب و علم دین شرع الہی ہے۔

قال الله تعالى ”وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً“

”اے مطلق ناحق بتانا کلمہ کفر ہے“

والعیاذ باللہ تعالیٰ ہاں جو اپنی ناواقفی سے کسی خاص قاعدے کا انکار کرے وہ اس کا جہل ہے اُسے آگاہ و متنبہ کرنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم“

(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۱۹ مطبوعہ بریلی)

اس فتویٰ شریف سے معلوم ہوا کہ قرآن کی قطعی صراحت احادیث متواترہ، صحابہ، تابعین اور ائمہ (علیم الرضوان) کے اجماع سے ثابت ہے کہ تجوید حق، واجب اور شریعت کا علم ہے۔ ہاں جو اپنی ناواقفی کی وجہ سے کسی خاص قاعدے کا انکار کرے وہ اس کی جہالت ہے اُسے آگاہ کرنا چاہیے۔

www.dawateislami.net

### سوالات سبق نمبر ۳:

- ۱۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ترتیل کے کیا معنی ہیں؟
- ۲۔ کیا علم تجوید قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟ دلائل بیان فرمائیں۔
- ۳۔ قواعد تجوید سے انکار کرنے اور انہیں ناحق جاننے والوں کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کیا فرماتے ہیں؟

### سبق نمبر ۴:

#### کچھ ضروری اصطلاحات:

- (۱) حروف: الف سے یا تک تمام حروف ہیں جن کی تعداد ۲۹ ہے ان کو حروفِ جمعی کہتے ہیں۔
- (۲) حروفِ حلقی: وہ تمام حروف جو حلق سے ادا ہوتے ہیں ان کی تعداد ۶ ہے اور وہ یہ ہیں (ء، ہ، ع، ج، غ، خ)۔
- (۳) حروفِ مستعلیہ: وہ حروف جو ہر حال میں پڑھے جاتے ہیں۔ ان کی تعداد ۷ ہے۔ (خ، ص، ض، ط، ظ، غ، اورق) حروفِ مستعلیہ کا مجموعہ **خُصَّ ضَغِطُ قِطْ** ہے۔

www.dawateislami.net

- (۴) حروفِ شفوی: وہ حروف جو ہونٹوں سے ادا ہوتے ہیں۔ تعداد کے اعتبار سے ۴ ہیں۔ (ب، م، و، ف)۔
- (۵) حروفِ مذہ: (حروفِ ہوائیہ) وہ حروف جو ہوا پر ختم ہو جاتے ہیں۔ انکی مقدار ایک الف کے برابر ہوتی ہے۔ ”ا“ ماقبل مفتوح، ”و“ ساکن ماقبل مضموم، ”ی“ ساکن ماقبل مکسور۔
- (۶) حروفِ لین: وہ حروف جو نرمی سے پڑھے جاتے ہیں۔ ”و“ اور ”ی“ ساکن ماقبل مفتوح۔
- (۷) حرکت: زیر، زبر اور پیش میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں اور ان کو مجموعی طور پر حرکات کہتے ہیں۔
- (۸) فتحہ اشباعی: کھڑے زبر کو کہتے ہیں۔



(۹) ضَمَّہ اشباعی : اُلٹے پیش کو کہتے ہیں۔

(۱۰) کسرہ اشباعی : کھڑے زیر کو کہتے ہیں۔

(۱۱) متحرک : جس حرف پر حرکت ہوا سے متحرک کہتے ہیں۔

(۱۲) فتحہ : زیر کو کہتے ہیں۔ جس حرف پر فتحہ ہوا سے مفتوح کہتے ہیں۔

(۱۳) کسرہ : زیر کو کہتے ہیں۔ جس حرف کے نیچے کسرہ ہوا سے مکسور کہتے ہیں۔

(۱۴) ضَمَّہ : پیش کو کہتے ہیں۔ جس حرف پر ضمہ ہوا سے مضموم کہتے ہیں۔

(۱۵) تنوین : دوزیر ” “، دوزیر ” “، اور دو پیش ” “ کو کہتے ہیں اور جس حرف پر تنوین ہوا سے مُنَوَّن کہتے ہیں۔

(۱۶) نون تنوین : تنوین کی ادائیگی میں جوں کی آواز پیدا ہوتی ہے اسے نون تنوین کہتے ہیں۔

(۱۷) ما قبل حرف : کسی حرف سے پہلے والے حرف کو کہتے ہیں۔

(۱۸) ما بعد حرف : کسی حرف کے بعد والے حرف کو کہتے ہیں۔

(۱۹) ترتیل : بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا (علم تجوید اور علم وقف کی رعایت کے ساتھ صحیح و صاف پڑھنا) جیسے قراء حضرات محافل میں تلاوت کرتے ہیں۔

(۲۰) حدر : جلدی جلدی پڑھنا جس سے تجوید نہ بگڑے۔ جیسے امام تراویح میں پڑھتا ہے۔

(۲۱) تدویر : ترتیل اور حدر کی درمیانی رفتار سے پڑھنا (جس طرح امام فجر، مغرب اور عشاء میں قدرے بلند آواز میں پڑھتا ہے)

(۲۲) اظہار : (ظاہر کرنا) نون ساکن، نون تنوین اور میم ساکن کو بغیر غنہ کے ظاہر کر کے پڑھنا۔

(۲۳) انقلاب : (تبدیل کرنا) نون ساکن اور نون تنوین کو میم سے بدل دینا (یہ صرف اس کے ساتھ خاص ہے)

(۲۴) إخفاء : (چھپانا) نون ساکن اور میم ساکن کو چھپا کر ادا کرنا۔

(۲۵) غَنَہ : ناک میں آواز لے جانا۔

(۲۶) موقوف علیہ : جس حرف پر وقف کیا جائے۔

(۲۷) وقف : وقف کا لغوی معنی ٹھہرنا، رکنا۔ اصطلاح تجوید میں کلمہ کے آخر پر سانس اور آواز توڑ دینا اور موقوف علیہ (جس پر وقف کیا جائے) اگر متحرک ہو تو ساکن کر دینا وقف کہلاتا ہے۔

(۲۸) ادغام : (ملانا) دو حرفوں کو ملا دینا۔ (پہلا مدغم اور دوسرا مدغم فیہ کہلاتا ہے)

(۲۹) مُدْغَمُ فِیْہ : جس حرف میں ادغام کیا گیا ہو۔

(۳۰) سکون : سکون جزم کو کہتے ہیں۔

(۳۱) ساکن : جس حرف پر سکون ہوا سے ساکن کہتے ہیں۔

#### سوالات سبق نمبر ۴:

(۱) حروف تجوی سے کیا مراد ہے اور ان کی تعداد کتنی ہے؟

(۲) حروف مدہ اور حروف لین سے کیا مراد ہے؟

(۳) ترتیل، حدر اور تدویر کی تعریف بیان کریں۔

(۴) موقوف علیہ، مدغم فیہ، نون تنوین، حرکت، ہر ایک کی تعریف بیان کریں۔

(۵) حروف حلقی، حروف مستعلیہ، حروف شفوی سے کون کون سے حروف مراد ہیں؟ نیز حروف مستعلیہ بیان فرمائیں۔

(۶) فتحہ اشباعی اور کسرہ اشباعی سے کیا مراد ہے؟ مندرجہ ذیل حروف کون سی قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟ ء، ب، ق، ط، ص، ظ، ض، ف، م

## سبق نمبر ۵:

### مخارج کا بیان:

مخارج: (مخرج کی جمع)

لغوی معنی: خارج ہونے کی جگہ

اصطلاحی معنی: خیشوم کے وہ حصے جہاں سے حروف ادا ہوتے ہیں۔

کل حروف: کل حروف ۲۹ ہیں۔

کل مخارج: کل مخارج ۱۷ ہیں۔

نوٹ: مخارج کی ادائیگی میں دانتوں اور تالوکا بھی اہم کردار ہے لہذا پہلے دانتوں کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

عموماً انسان کے منہ میں ۳۲ دانت ہوتے ہیں اور یہی مشہور ہے۔ مگر قزاق حضرات کے نزدیک کل دانتوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے یعنی دانت اور داڑھیں جس میں ۱۲ دانت اور ۲۰ داڑھیں ہیں۔

www.dawateislami.net

### دانتوں کی اقسام:

دانتوں کی چھ اقسام ہیں۔

(۱) ثنایا (۲) رباعیات (۳) انیاب (۴) ضواحک (۵) طواحن (۶) نواجذ

(۱) ثنایا: سامنے والے دو اوپر اور دو نیچے کل چار دانت۔ ثنایا کی دو قسمیں ہیں۔

(i) ثنایا علیا: اوپر والے دو دانت

(ii) ثنایا سفلی: نیچے والے دو دانت

(۲) رباعیات: ثنایا کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت۔

(۳) انیاب: رباعیات کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت۔

(۴) ضواحک: انیاب کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار داڑھیں۔

(۵) طواحن: ضواحک کے دائیں بائیں اوپر نیچے تین تین کل بارہ داڑھیں۔

(۶) نواجذ: طواحن کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار داڑھیں۔

نوٹ: دائیں طرف کے دانتوں کو یمنی اور بائیں طرف والوں کو سُری کہتے ہیں۔

### اصول مخارج کا بیان:

یہ کل پانچ ہیں۔

(۱) حلق (۲) لسان (۳) شَکَنین (۴) جوفِ دہن (۵) خیشوم

(۱) حلق (گلا): اس کو مندرجہ ذیل تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) ابتدائے حلق

(۲) وسط حلق

(۳) انتہائے حلق

(۲) لسان: زبان کے مندرجہ ذیل حصے ہیں۔

۱۔ راس لسان زبان کی نوک یا سرا

۲۔ طرف لسان زبان کا کنارہ

۳۔ اصل لسان زبان کی جڑ

۴۔ وسط لسان زبان کا درمیانی حصہ

۵۔ حافہ لسان زبان کا بغلی کنارہ

۶۔ ادنائے حافہ منہ کی جانب والا بغلی حصہ

۷۔ بطن لسان زبان کا پیٹ (شکم)

۸۔ اقصائے حافہ حلق کی جانب والا بغلی حصہ

۹۔ ظہر لسان زبان کی پشت (پیٹھ)

(۳) شفقتین : دونوں ہونٹ شفقت کی تثنیہ

(۴) جوف دہن : منہ کا خالی حصہ

(۵) خیشوم : ناک کی نرم ہڈی یا بانسہ

### مخارج کی اقسام:

مخارج کی دو اقسام ہیں۔

(۱) مُحَقَّقہ : وہ مخارج جو تحقیق شدہ ہیں (یعنی جن کے لئے خاص جگہ معین ہو)

جیسے (i) حلق (ii) شفقتین

(۲) مَقْدَر : وہ مخارج جو کہ غیر تحقیق شدہ ہیں۔ (یعنی جن کے لیے خاص جگہ معین نہ ہو) یہ صرف دو ہیں۔

### (۱) جوف دہن (۲) خیشوم

نمبر شمار	مخارج حروف	ادا ہونے والے حروف
۱	انتہائے حلق (سینے کی طرف والا حصہ)	ء، ہا
۲	وسط حلق (حلق کا درمیانی حصہ)	ع، ح
۳	ابتدائے حلق (منہ کی طرف والا حصہ)	غ، خ
۴	زبان کی جڑ اور تالو کا نرم حصہ	ق
۵	زبان کی جڑ اور تالو کا سخت حصہ	ک
۶	وسط زبان اور وسط تالو	ج، ش، ی
۷	زبان کا بغلی کنارہ اور اوپر کی داڑھوں کی جڑیں	ض
۸	زبان کا کنارہ اور ضواحک سے ثنایا تک مقابل کا تالو	ل
۹	زبان کا کنارہ اور انیب سے ثنایا تک مقابل کا تالو	ن
۱۰	نوک زبان مائل بہ پشت اور مقابل کا تالو	ر
۱۱	زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑیں	ط، ذ، ت
۱۲	زبان کا سر اور ثنایا علیا کا اندرونی کنارہ	ظ، ذ، ث
۱۳	زبان کی نوک اور ثنایا علیا اور سفلی کے درمیان سے	ص، ز، س
۱۴	ثنایا علیا کا کنارہ اور نیچے کے ہونٹ کا تر حصہ	ف
۱۵	دونوں ہونٹوں سے	ب، م، و
i	دونوں ہونٹوں کے تر حصے سے	ب
ii	دونوں ہونٹوں کے خشک حصے سے	م
iii	دونوں ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام ملانے سے	و
۱۶	جوف دہن (منہ کا خالی حصہ)	حروف مدہ (ا، و، ی)
۱۷	خیشوم (ناک کا بانسہ)	عُتْمہ

۱۔ نوٹ : بعض نے سینے کی طرف والے حصے کو ابتدائے حلق کہا ہے کیونکہ پچھڑوں سے اٹھنے والی ہوا سے آواز بنتی ہے اسی لیے منہ کی طرف والے حصے کو انتہائے حلق کہا ہے۔



### تعداد مخارج میں اختلاف ائمہ :

(۱) حضرت خلیل نحوی رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر قراء کے نزدیک (۱۷) مخارج ہیں۔

(۲) سیبویہ شاطبی کے نزدیک (۱۶) مخارج ہیں۔

(۳) فراء ابن درید، ابن کیسان کے نزدیک (۱۴) مخارج ہیں۔

**نوٹ :** سیبویہ، شاطبی نے خلیل نحوی سے اختلاف کرتے ہوئے جوف کو کسی بھی حرف کا مخرج شمار نہیں کیا اس لیے ان کے نزدیک کل مخارج (۱۶) ہیں۔ اسی طرح امام فراء ابن کیسان اور ابن درید وغیرہ نے امام سیبویہ اور شاطبی کی اتباع کرتے ہوئے جوف کو کسی حرف کا مخرج نہیں مانا۔ لیکن انہوں نے مزید اختلاف کرتے ہوئے (ل، ن، ر) کا بھی ایک ہی مخرج شمار کیا ہے۔ اس لیے ان کے نزدیک (۱۴) مخارج ہیں۔

### سوالات سبق نمبر ۵:

- ۱۔ مخرج کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں نیز کل مخارج کتنے ہیں؟
- ۲۔ دانتوں کی اقسام بتائیں۔
- ۳۔ اصول مخارج کتنے اور کون کون سے ہیں؟
- ۴۔ مخارج محققہ و مخارج مقدرہ سے کیا مراد ہے؟
- ۵۔ ح، ق، ل، ن، ف اور غنہ کا مخرج بیان کریں۔
- ۶۔ تعداد مخارج میں اختلاف ائمہ ذکر کریں۔

### سبق نمبر ۶:

جس طرح حرف کی صحیح ادائیگی کے لئے اس کے مخرج کو جاننا ضروری ہے اسی طرح حرف کی ادائیگی کے لیے اس میں پائی جانے والی صفات کو جاننا بھی اہمیت کا حامل ہے۔ جس طرح حروف کے مخارج جُدا جُدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہر حرف میں پائی جانے والی صفات بھی جدا جدا ہوتی ہیں۔

www.dawateislami.net

### صفت کی تعریف :

**لغوی معنی :** ”مَا قَامَ بِشَيْءٍ“ (جو کسی شے کے ساتھ قائم ہو)

**اصطلاحی معنی :** حرف کو ادا کرتے وقت اسکی حالت یعنی سخت یا نرم، پُر یا باریک ہونا وغیرہ معلوم ہو جائے۔

**صفات کی اقسام :** صفات کی دو اقسام ہیں۔

- ۱۔ صفات لازمہ
- ۲۔ صفات عارضہ

(۱) **صفات لازمہ :** وہ صفات جو حرف کے لیے ہر وقت ضروری ہوں اور اسکے بغیر حرف ادا نہ ہو سکے اور اگر حرف کو اسکی صفات لازمہ کے بغیر ادا

کیا جائے تو وہ اپنی اصلی حالت کھو دے گا۔ مثلاً

ص اور س کا مخرج تو ایک ہی ہے لیکن اگر ص کو اسکی صفت استعلاء اور اطباق کے بغیر ادا کیا جائے تو اسکی آواز ”س“ جیسی ہو جائے گی۔

**صفات عارضہ :** وہ صفات جو اپنے حروف میں ہمیشہ نہ ہوں یعنی کبھی ہوں اور کبھی نہ ہوں ان کو ادا نہ کرنے سے حرف ادا تو ہو جائے گا مگر

تحسین و خوبصورتی باقی نہ رہے گی۔ یہ صفات سب حروف میں نہیں پائی جاتیں ہیں بلکہ صرف آٹھ حروف میں پائی جاتی ہیں جنکا مجموعہ ”اَوِيَرُ

مَلَان“ ہے۔

### سوالات سبق نمبر ۶:

- ۱۔ صفت کی لغوی و اصطلاحی تعریف کریں۔
- ۲۔ صفات کی کتنی اقسام ہیں مع مسئلہ بیان کریں۔

## سبق نمبر ۷:

### صفات لازمہ:

صفات لازمہ کی دو اقسام ہیں۔

(۱) صفات لازمہ متضادہ (۲) صفات لازمہ غیر متضادہ

### صفات لازمہ متضادہ:

وہ صفات جنکی ضد موجود ہو۔ اکثر قراء کے نزدیک صفات لازمہ متضادہ دس ہیں۔

(۱) ہمس	(۶) جہر
(۲) شدت، توسط	(۷) رخلوت
(۳) استعلاء	(۸) استفال
(۴) اطلاق	(۹) انفتاح
(۵) اذلاق	(۱۰) اصمات

نمبر (۱) ہمس	نمبر (۶) جہر
لغوی معنی: پستی اور کمزور	لغوی معنی: بلندی، قوت
اصطلاحی معنی: پست اور کمزور آواز کو کہتے ہیں۔	اصطلاحی معنی: بلند اور قوی آواز کو کہتے ہیں۔
ادائیگی: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت سانس آہستگی سے جاری رہتا ہے جسکی وجہ سے آواز میں پستی اور کمزوری پائی جاتی ہے۔	ادائیگی: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت سانس رک جاتا ہے جسکی وجہ سے آواز میں قوت اور بلندی پائی جاتی ہے۔
کل حروف: یہ کل ۱۰ حروف ہیں جن کو حروفِ مہوسہ کہتے ہیں۔	کل حروف: حروفِ مہوسہ کے علاوہ ۱۹ حروف ہیں ان کو حروفِ مجبورہ کہتے ہیں۔
مجموعہ: <b>فَحْتُهُ شَخْصٌ سَكْتُ</b> ہے۔	

نمبر (۲) شدت	نمبر (۷) رخلوت
لغوی معنی: سختی اور قوت	لغوی معنی: نرمی اور کمزوری
اصطلاحی معنی: سخت اور قوی آواز کو کہتے ہیں۔	اصطلاحی معنی: نرم اور کمزور آواز کو کہتے ہیں۔
ادائیگی: جن میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں بند ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے آواز میں سختی اور قوت پائی جاتی ہے۔	ادائیگی: ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں جاری رہتی ہے جسکی وجہ سے انکے مخرج میں نرمی اور کمزوری پائی جاتی ہے۔
کل حروف: یہ کل ۸ حروف ہیں جن کو حروفِ شدیدہ کہتے ہیں۔	کل حروف: یہ کل ۱۶ حروف ہیں جو حروفِ شدیدہ اور حروفِ متوسطہ کے علاوہ ہیں انہیں حروفِ رخوہ کہتے ہیں۔
مجموعہ: <b>اَجَدُ قَطِ بَكْتُ</b> ہے۔	

یہ صفت شدت اور رخاوت کے درمیان ہوتی ہے اس لیے اسے جوڑوں سے مُستَقٰی (علیحدہ) کیا گیا ہے۔

لفوی معنی: درمیان اصطلاحی معنی: شدت اور رخاوت کی درمیانی حالت

ادائیگی: ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز کی کیفیت درمیانی رہتی ہے یعنی نہ پورے طور پر جاری اور نہ پورے طور پر بند۔

کل حروف: یہ ۵ حروف ہیں جن کو حروف متوسطہ کہتے ہیں۔  
مجموعہ: لَنْ عُمْرُ ہے۔

نمبر ۳) استغلا	نمبر ۸) استغفال
لفوی معنی: بلندی چاہنا	لفوی معنی: نیچے رہنا
اصطلاحی معنی: زبان کی جڑ کا تالو کی جانب بلند ہونا۔	اصطلاحی معنی: زبان کی جڑ کا تالو کی جانب بلند نہ ہونا۔
ادائیگی: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ ہمیشہ تالو کی بلند جانب ہوتی ہے۔ اس لئے یہ حروف ہمیشہ پُر پڑھے جاتے ہیں۔	ادائیگی: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی جانب بلند نہیں ہوتی اس لئے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں۔
کل حروف: یہ ۷ حروف ہیں جن کو حروف مستعلیہ کہتے ہیں۔	کل حروف: یہ ۲۲ حروف ہیں جو حروف مستعلیہ کے علاوہ ہیں۔ انکو حروف مستقلہ کہتے ہیں۔
مجموعہ: خَصَّ صَفْطِ قِظْ	

نمبر ۴) اطباق	نمبر ۹) انفتاح
لفوی معنی: مل جانا	لفوی معنی: جُدا رہنا
اصطلاحی معنی: زبان کا پھیل کر تالو سے مل جانا۔	اصطلاحی معنی: زبان کے تالو سے جدا رہنے کو کہتے ہیں۔
ادائیگی: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت زبان پھیل کر تالو سے مل جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ حروف بہت پُر پڑھے جاتے ہیں۔	ادائیگی: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت زبان تالو سے جُدا رہتی ہے۔
کل حروف: یہ ۴ حروف ہیں جن کو حروف مطبقہ کہتے ہیں۔ صَاد، ضَاد، طَا، ظَا۔	کل حروف: یہ ۲۵ حروف ہیں جو حروف مطبقہ کے علاوہ ہیں ان کو حروف مُفْتَحہ کہتے ہیں۔

نمبر ۵) اذلاق	نمبر ۱۰) اصمات
لفوی معنی: پھسلنا	لفوی معنی: رکنا، جمنا
اصطلاحی معنی: حروف کا پھسل کر ادا ہونا	اصطلاحی معنی: حروف کا جماؤ کے ساتھ ادا ہونا
ادائیگی: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے وہ حروف پھسل کر اپنے مخرج سے با آسانی ادا ہوتے ہیں۔	ادائیگی: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے وہ حروف اپنے مخرج سے جم کر مضبوطی سے ادا ہوتے ہیں۔
کل حروف: یہ ۶ حروف ہیں جن کو حروف مُذَلِّقہ کہتے ہیں۔	کل حروف: یہ ۲۳ حروف ہیں جو حروف مُذَلِّقہ کے علاوہ ہیں انہیں حروف مُصْمِتہ کہتے ہیں۔
مجموعہ: فَرِّ مِنْ لُبِّ	



## سوالات سبق نمبر ۷:

- ۱۔ صفات لازمہ متضادہ کی تعریف کریں نیز اس کی اقسام کے نام بیان کریں۔
- ۲۔ ہمس و شدت و استعلاء و اطباق کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں۔
- ۳۔ استفال و انفتاح و اصمات یہ کن کی اضداد ہیں بیان کریں۔
- ۴۔ اذلاق یہ کن حروف میں پائی جاتی ہے نیز ان حروف کی ادائیگی کیا ہے؟
- ۵۔ حروف مہوسہ و حروف شدیدہ کا مجموعہ بیان کریں۔

## سبق نمبر ۸:

### صفات لازمہ غیر متضادہ:

”جن کی ضد نہ ہو“ امام ابن الجزری اور اکثر قراء کے نزدیک یہ ۷ ہیں۔

(۱) قلقلہ (۲) صغیر (۳) انحراف (۴) لین (۵) تکریر (۶) تَفْشٰی (۷) استطالات

(۱) قلقلہ

لغوی معنی: جھپٹ

اصطلاحی معنی: حرف کو ادا کرتے وقت مخرج میں جنبش کا پیدا ہونا۔

ادائیگی: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان حروف کو سکون کی حالت میں ادا کرتے وقت مخرج میں جنبش پیدا ہوتی ہے جسکی وجہ سے آواز لوٹی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

کل حروف: یہ کل ۵ حروف ہیں جن کو حروف قلقلہ کہتے ہیں۔

مجموعہ: **فُطْبُ جَدَّ** ہے۔

حروف کے اعتبار سے قلقلہ کے مراتب

(۱) پہلے درجے کا قلقلہ ”ق“ میں ہوتا ہے۔

(۲) دوسرے درجے کا قلقلہ ”ط“ میں ہوتا ہے۔

(۳) تیسرے درجے کا قلقلہ ”ب، ج، اور ذ“ میں ہوتا ہے۔

### کیفیت کے اعتبار سے مدارج قلقلہ:

پہلا درجہ: جب حروف قلقلہ مشدداً و موقوف ہوں تو سب سے قوی قلقلہ ہوگا۔

مثلاً: **الْحَقُّ**

دوسرا درجہ: جب حروف قلقلہ ساکن و موقوف ہوں تو سب سے قوی قلقلہ ہوگا۔ مثلاً: فَلَقْ

تیسرا درجہ: جب حروف قلقلہ مشدداً و غیر موقوف ہوں۔

مثلاً: **الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ**

چوتھا درجہ: جب حروف قلقلہ ساکن اور غیر موقوف ہوں۔ مثلاً: خَلَقْنَا

(۴) صغیر

لغوی معنی: سیٹی

اصطلاحی معنی: سیٹی کی طرح تیز آواز کو کہتے ہیں۔

ادائیگی: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز سیٹی کی طرح نکلتی ہے۔

کل حروف: یہ ۳ حروف ہیں جن کو حروف صغیر کہتے ہیں۔

مراتب صغیر یہ: سب سے زیادہ ”س“ میں اس کے بعد ”ز“ اور سب سے کم ”ص“ میں سیٹی کی آواز نکلتی گی۔

جیسے **إِسْ إِرْأَصْ**

### (۳) انحراف

لفوی معنی: مائل ہونا

اصطلاحی معنی: زبان کا ایک مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف مائل ہونا۔

ادائیگی: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت زبان ایک مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف مائل ہوتی ہے۔

کل حروف: یہ ۲ حروف ہیں۔ ”ل، ر“

### (۴) لین

لفوی معنی: نرمی

اصطلاحی معنی: حروف کو نرمی سے ادا کرنا

ادائیگی: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو نرمی اور آسانی کے ساتھ بغیر جھٹکے کے اس طرح ادا کرنا کہ اگر دراز کرنا چاہیں کر سکیں۔

کل حروف: یہ ۲ حروف ہیں ”و“ ”ی“ ساکن ماقبل مفتوح۔ ان حروف کو لین کہتے ہیں۔

### (۵) تکریر

لفوی معنی: تکرار (بار بار ہونا)

اصطلاحی معنی: کسی حرف کو ادا کرتے وقت آواز میں تکرار کا پیدا ہونا۔

ادائیگی: جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس کو ادا کرتے وقت زبان میں ہلکی سے کچکا ہٹ پیدا ہوتی ہے۔

کل حروف: یہ صفت صرف ”ر“ میں پائی جاتی ہے اور اسکی ادائیگی میں اصل تکرار سے پرہیز کرنا چاہیے۔ مثلاً اُرّ

### (۶) تَفْشُی

لفوی معنی: پھیلتا

اصطلاحی معنی: آواز کا منہ کے اندر پھیلتا

ادائیگی: جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس کو ادا کرتے وقت آواز منہ میں پھیل جاتی ہے۔

کل حروف: یہ صفت صرف ”ش“ میں پائی جاتی ہے۔

### (۷) استطالت

لفوی معنی: لمبائی چاہنا

اصطلاحی معنی: آواز کا دیر تک مخرج میں جاری رہنا۔

ادائیگی: جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس کو ادا کرتے وقت آواز دیر تک اپنے مخرج میں جاری رہتی ہے۔

کل حروف: یہ صفت صرف ”ض“ میں پائی جاتی ہے۔

### سوالات سبق نمبر ۸:

۱۔ صفات لازمہ غیر متضادہ کی تعریف کریں نیز ان کی تعداد بھی بتائیں۔

۲۔ قلقلہ کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں۔ نیز حروف قلقلہ بھی بیان کریں۔

۳۔ کیفیت کے اعتبار سے مدارج قلقلہ بیان کریں۔

۴۔ حروف صفریہ کسے کہتے ہیں؟ نیز مراتب صفریہ بیان کریں۔

۵۔ لین کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں نیز یہ کن حروف میں پائی جاتی ہے؟

۶۔ تکریر و تفش و استطالت و انحراف کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں۔

## سبق نمبر ۹:

### صفات عارضہ:

- (۱) اظہار = ظاہر کرنا (اظہارِ حلقی، اظہارِ شفوی وغیرہ)
- (۲) ادغام = ملا دینا
- (۳) اخفاء = چھپانا
- (۴) انقلاب = بدلنا
- (۵) غنۃ فرعی = ناک میں آواز لے جانا
- (۶) تفضیم = پُر پڑھنا
- (۷) ترقیق = باریک پڑھنا
- (۸) مدۃ فرعی = کھینچنا
- (۹) تحقیق = خوب احتیاط کرنا (پورا حق ادا کرنا)
- (۱۰) تسہیل = نرمی کرنا
- (۱۱) ابدال = بدلنا
- (۱۲) حذف = حرف کو ختم کرنا
- (۱۳) امالہ = مائل کرنا

## سوالات سبق نمبر ۹:

۱) صفات عارضہ کتنی ہیں تعداد بتائیں؟ اور ان میں سے کوئی سات بمعنی بیان فرمائیں۔

## سبق نمبر ۱۰:

### نون ساکن اور تنوین کے قواعد:

نون ساکن 'ن' اور تنوین (۰ َ ِ ُ) کے چار قاعدے ہیں۔

(۱) اظہار (۲) ادغام (۳) انقلاب (۴) اخفاء

### (۱) اظہار

لفوی معنی: ظاہر کرنا

اصطلاحی معنی: حرف کو بغیر کسی تبدیلی اور بغیر غنۃ کے ظاہر کر کے پڑھنا۔

قاعدہ: جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوگا یعنی نون ساکن اور تنوین کو بغیر غنۃ کے پڑھیں گے۔

حروفِ حلقی چھ ہیں (ء، ہا، ع، ج، ح، خ، غ)

### مثالیں

نون تنوین	نون ساکن
اَجْرًا عَظِيمًا	مَنْ اَذِنَ
مُلَقًّی حِسَابِیْہ	مِنْ خَیْرِ
عَفُوٌّ غَفُوْرٌ	مِنْ هَادٍ



## (۲) ادغام

لفوی معنی: ملانا

اصطلاحی معنی: ایک ساکن حرف کو دوسرے متحرک حرف میں ملا کر مشدّد پڑھنا۔

قاعدہ: نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف یَزْمَلُونَ میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ادغام ہوگا۔

(ل،ر) میں بغیر غنّہ کے اور باقی (یُؤْمِنُ) میں غنّہ کے ساتھ ادغام ہوگا۔

مثالیں

نون تنوین	نون ساکن
مُصَدِّقًا لِّمَا	مَنْ يَقُولُ
هُدًى وَذِكْرًا	مِنْ رَبِّكَ
حِطَّةً نَغْفِرُ لَكُمْ	مِنْ مَاءٍ

## (۳) انقلاب

لفوی معنی: تبدیل کرنا

اصطلاحی معنی: ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا۔

قاعدہ: نون ساکن اور تنوین کے بعد ”با“ آجائے تو نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر غنّہ کے ساتھ پڑھیں گے۔

نوٹ: انقلاب کا قاعدہ جہاں جاری ہوتا ہے وہاں نون ساکن اور تنوین کے اوپر ایک چھوٹی سی میم لکھ دی جاتی ہے۔

مثالیں

نون تنوین	نون ساکن
جَلْمٌ بِهَذَا	أَنْبِئُهُمْ

## (۴) اخفاء

لفوی معنی: چھپانا

اصطلاحی معنی: حروف کو اس کے مخرج میں اس طرح چھپانا کہ اظہار ہو نہ ادغام بلکہ دونوں کی درمیانی حالت ہو۔

قاعدہ: نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف اخفاء میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اخفاء ہوگا یعنی غنّہ کر کے پڑھیں گے۔

حروف اخفاء پندرہ (۱۵) ہیں۔ جوالف، ہاء، حروف حلقی اور حروف یرملون کے علاوہ ہیں۔

مثالیں

نون تنوین	نون ساکن
خَالِدًا فِيهَا	مِنْ شَاهِدٍ
رِزْقًا قَالُوا	أَنْتَ
كِتَابَ كَرِيمٍ	مَنْ جَاءَ

## سوالات سبق نمبر ۱۰:

- ۱۔ نون ساکن اور تنوین کے کتنے قاعدے ہیں؟ سب کے نام بیان کریں۔
- ۲۔ اظہار کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں اور اظہار کا قاعدہ مع امثلہ بیان کریں۔
- ۳۔ ادغام کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان فرمائیں اور ادغام کا قاعدہ مثال دے کر واضح کریں۔
- ۴۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر ”با“ آجائے تو کونسا قاعدہ جاری ہوگا؟ مثال سے واضح کریں۔
- ۵۔ اخفاء کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز یہ بھی بتائیں کہ حروف اخفاء کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟
- ۶۔ اقلاب کے لغوی اور اصطلاحی معنی بتائیں اور مثال بھی دیں۔

## سبق نمبر ۱۱:

### میم ساکن کے قواعد:

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں:

(۱) ادغام شفوی (۲) اخفائے شفوی (۳) اظہار شفوی

### (۱) ادغام شفوی:

میم ساکن کے بعد میم آجائے تو وہاں ادغام شفوی مع الغنہ ہوگا۔ مثلاً وَكَمْ مِّنْ

### (۲) اخفائے شفوی:

میم ساکن کے بعد حرف ”با“ آجائے تو وہاں اخفائے شفوی مع الغنہ ہوگا۔

مثلاً

وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ

### (۳) اظہار شفوی:

میم ساکن کے بعد حرف ”با“ اور ”میم“ کے علاوہ اگر کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار شفوی ہوگا۔

مثلاً

لَمْ يَلِدْ ، وَلَمْ يُولَدْ ، أَلَمْ تَر ، أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ

## سوالات سبق نمبر ۱۱:

- (۱) میم ساکن کے کتنے قاعدے ہیں؟ سب کی تعریف مع امثلہ بیان کریں۔

## سبق نمبر ۱۲:

### ادغام کا بیان:

ادغام کی بنیادی طور پر تین قسمیں ہیں: جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ادغام مثنیین (۲) ادغام متجانسین (۳) ادغام متکافیین

### (۱) ادغام مثنیین: (دو ہم شکل حروف کا جمع ہونا)

اگر کسی ساکن حرف کے بعد وہی حرف متحرک حالت میں دوبارہ آجائے تو وہاں ادغام مثنیین ہوگا۔

مثلاً

مِنْ نَفْسٍ ، عَنْ نَفْسٍ ، قُلْ لَّكُمْ

موانع ادغام: مثنیین میں موانع ادغام حروف مدہ ہیں وَاو مدہ کے بعد (واو) متحرک آجائے اور یا مدہ کے بعد ”یا“ آجائے تو وہاں ادغام نہ ہوگا۔

مثلاً

قَالُوا وَهُمْ فِي يَوْمٍ

(۲) ادغام مُتَجَانِسَيْنِ: (دو ہم مخرج حروف کا جمع ہونا)

اگر کسی ساکن حرف کے بعد اس کا ہم مخرج حرف متحرک حالت میں آجائے تو وہاں ادغام متجانسین ہوگا۔

مثلاً

عَبَدْتُمْ ، أَحَطْتُ

موانع ادغام: متجانسین میں موانع ادغام حروف حلقی ہیں۔ پہلے حرف حلقی کا دوسرے متحرک حرف حلقی میں ادغام نہ ہوگا۔

مثلاً

فَا فَصَح عَنْهُمْ

(۳) ادغام مُتَقَارِبَيْنِ: (دو قربت والے حروف کا جمع ہونا)

اگر کسی ساکن حرف کے بعد کوئی متحرک حرف آجائے جو مخرج اور صفات کے اعتبار سے پہلے کے قریب ہو تو وہاں ادغام متقاربین ہوگا۔

مثلاً

مَنْ رَبُّكَ قُلْ رَبِّي

موانع ادغام: متقاربین میں مانع ادغام ثقل کا نہ پایا جاتا ہے اگر دو قربت والے حروف کے پڑھنے میں ثقل نہ پایا جائے تو وہاں ادغام نہیں ہوگا۔

مثلاً

قُلْنَا

قراء کے اختلاف و اتفاق کی بنیاد پر ادغام کی دو قسمیں ہیں

(۲) ادغام جائز

(۱) ادغام واجب

(۱) ادغام واجب: ادغام کے دوران اگر پہلا حرف خود ہی ساکن ہو تو تمام قراء کے نزدیک ادغام کرنا واجب ہے اس کو ”ادغام واجب“ کہتے ہیں اور ادغام صغیر بھی کہتے ہیں۔

مثلاً

يَذَرُكُمْ

(۲) ادغام جائز: ادغام کے دوران اگر دونوں حرف متحرک ہوں تو پہلے حرف کو ساکن کر کے جو ادغام کیا جائے اسے قراء کے اختلاف کی وجہ سے ادغام جائز کہتے ہیں اور اس کو ادغام کبیر بھی کہتے ہیں۔ یہ ادغام پورے قرآن مجید میں پانچ جگہوں پر ہوا ہے۔

أَتَا مَرُونِي ، أَتَحَا جُونِي ، مَكْنِي ، لَا تَأْمَنَّا ، نِعْمًا

مدغم اور مدغم فیہ کے اعتبار سے ادغام کی اقسام

(۲) ادغام تام

(۱) ادغام ناقص

(۱) ادغام ناقص: ادغام کے دوران مدغم کی کوئی صفت مدغم فیہ میں باقی رہے تو اسے ادغام ناقص کہتے ہیں۔

مثلاً

مَنْ يَقُولُ بَسَطْتُ

(۲) ادغام تام: ادغام کے دوران مدغم کی کوئی صفت مدغم فیہ میں باقی نہ رہے تو اسے ادغام تام کہتے ہیں۔

مثلاً

مِنْ لَدُنْهُ



### سوالات سبق نمبر ۱۲:

- ۱۔ ادغام کی بنیادی طور پر کتنی قسمیں ہیں؟ سب کی تعریف کریں۔
- ۲۔ ادغام واجب، ادغام جائز، ادغام تام اور ادغام ناقص میں سے ہر ایک کی تعریف کریں۔
- ۳۔ ادغام مثلین، متجانسین اور متقاربین کے موانع بیان کریں۔

### سبق نمبر ۱۳:

#### غُنَّہ کا بیان:

غُنَّہ : ناک میں آواز لے جانا۔

غُنَّہ کی اقسام : اس کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں۔

(۱) غُنَّہ آنی (۲) غُنَّہ زمانی

(۱) غُنَّہ آنی: یہ غُنَّہ ”م“ اور ”نون“ کی ذات میں پایا جاتا ہے یعنی اس کے بغیر ”م“ اور ”نون“ ادا ہو ہی نہیں سکتے۔ یہ غُنَّہ ”میم“ اور ”نون“ کو ادا کرتے وقت آن واحد میں ادا ہوتا ہے۔

(۲) غُنَّہ زمانی: وہ غُنَّہ جس کی آواز تھوڑی دیر ناک میں جاری رہتی ہے یعنی ایک الف کی مقدار۔

#### غُنَّہ زمانی کی اقسام:

اس کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔

(۱) غُنَّہ مُظْہَرَّہ (۲) غُنَّہ مُحْفَظَّہ

(۱) غُنَّہ مُظْہَرَّہ: اس غُنَّہ کی آواز ظاہر ہوتی ہے یہ غُنَّہ ”ن“ اور ”میم“ مشدود میں استعمال ہوتا ہے یہ غُنَّہ اپنے مخرج سے جم کر ادا ہوتا ہے یعنی زبان نون یا میم کے مخرج سے جم کر لگتی ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ اس غُنَّہ میں نون اور میم کی ذات کا اظہار ہوتا ہے کہ مخرج سے قوی تعلق رہتا ہے) مثلاً

أَنْ = عَمَّ

(۲) غُنَّہ مُحْفَظَّہ: اس غُنَّہ کی آواز پوشیدہ ہوتی ہے یہ غُنَّہ ادا کرتے وقت زبان مخرج سے تھوڑا سا ہٹ کر لگتی ہے۔ (یعنی اس غُنَّہ میں نون اور میم کی ذات چھپ جاتی ہے کہ مخرج سے ان کا تعلق کمزور ہوتا ہے) مثلاً اَنْتَ

### سوالات سبق نمبر ۱۳:

- ۱۔ غُنَّہ کسے کہتے ہیں؟
- ۲۔ غُنَّہ کی کتنی اقسام ہیں مع تعریف و امثلہ بیان کریں۔
- ۳۔ غُنَّہ زمانی کی اقسام مع امثلہ بیان کریں۔

### سبق نمبر ۱۴:

#### الف، لام، راہ کی تفضیم و ترفیق کا بیان:

تفضیم: پُر پڑھنا

ترفیق: باریک پڑھنا

کل حروف چھٹی میں صرف الف، لام اور راہ تین ایسے حروف ہیں جو کبھی پُر اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں اور باقی ۲۶ حروف ہمیشہ پُر یا باریک پڑھے جاتے ہیں۔

#### الف کی تفضیم و ترفیق

الف کے پُر اور باریک ہونے کا انحصار ما قبل پر ہے۔ اگر ما قبل پُر ہو تو الف بھی پُر اور اگر ما قبل باریک ہو تو الف بھی باریک پڑھا جاتا ہے۔

مثلاً ”قَالُوا“ میں پُر اور ”مَالٌ“ میں باریک پڑھا جائیگا۔

## لام کی تفخیم وترقیق:

لام ہمیشہ باریک پڑھا جاتا ہے لیکن اسم جلالہ ”اللہ“ کا لام اس سے جدا ہے کیونکہ یہ بعض صورتوں میں پُر بھی پڑھا جاتا ہے۔ اگر اسم جلالہ ”اللہ“ عزوجل کے لام سے پہلے زیر یا پیش آجائے تو پُر پڑھا جائے گا اور اگر اس سے پہلے زیر آجائے تو یہ باریک پڑھا جائے گا۔

مثلاً

اللَّهُ، فَاللَّهُ، إِنَّ اللَّهَ میں لام پُر اور بِاللّٰہ اور لِلّٰہ میں لام باریک پڑھا جائے گا۔

## را کا بیان

را کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

- |              |                          |              |
|--------------|--------------------------|--------------|
| (۱) ر متحرکہ | (۲) ر ساکنہ (۳) ر موقوفہ | (۴) ر مشدّدہ |
| (۵) ر امرامہ | (۶) ر اممالہ             |              |

(۱) ر متحرکہ: متحرک ہونے کی صورت میں ر پر زیر یا پیش ہو تو ر پُر اور زیر ہو تو ر باریک پڑھی جائے گی۔ مثلاً قَدَرٌ، يَنْصُرٌ میں پُر

## اور شَرِبَ میں باریک

(۲) ر ساکنہ: ساکن ہونے کی صورت میں مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

- ۱۔ ر ساکنہ کا قبل اگر مفتوح یا مضموم ہو تو پُر پڑھی جائے گی مثلاً فَذَرْهُمْ، اُنْظُرْ
- ۲۔ ر ساکنہ سے پہلے کسرہ عارضی ہو تو باوجود کسرہ کے ”را“ پُر پڑھی جائے گی۔

مثلاً

## اِرْجِعْنِي

۳۔ ر ساکنہ سے پہلے کسرہ دوسرے کلمے میں ہو تو باوجود کسرہ کے ر پُر پڑھی جائے گی۔

مثلاً

## رَبِّ ارْحَمْهُمَا

۴۔ ر ساکنہ کے بعد حروف مستعلیہ اسی کلمہ میں ہو تو ”را“ پُر پڑھی جائے گی۔ مثلاً قِرْطَاسٍ

(۳) ر موقوفہ: جب ”را“ پر وقف کیا جائے اس کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ ”را“ موقوفہ کا قبل حرف مفتوح یا مضموم ہو تو پُر اور اگر قبل مکسور ہو تو ”را“ باریک پڑھی جائے گی۔ مثلاً لَمْ يَنْصُرْ، وَالْقَمَرُ یہاں پُر پڑھی جائے گی۔

۲۔ ”را“ موقوفہ کا قبل بھی ساکن ہو اور اس کا قبل مفتوح یا مضموم ہو تو پُر اور مکسور ہو تو ”را“ باریک پڑھی جائے گی۔ مثلاً وَالطُّورِ، حَجَرٍ

## ، وَالْفَجْرِ

۳۔ ”را“ موقوفہ کا قبل یائے ساکنہ ہو تو ہر حال میں ”را“ باریک پڑھی جائے گی۔

مثلاً

## خَيْرٌ، قَدِيرٌ

(۴) ر مشدّدہ: جس ”را“ پر تشدید ہو اگر اس پر زیر یا پیش ہو تو پُر اور اگر زیر ہو تو باریک پڑھی جائے گی۔ مثلاً مُسْتَمِرًّا، شَرٌّ،

## ذُرِّيَّةٌ

(۵) ر امرامہ: جس ر پر وقف بالروم کیا گیا ہو وہ ”را“ اپنی حرکت کے موافق پڑھی جائے گی۔ پیش کی صورت میں پُر۔ جیسے شَكُورٌ اور

زیر کی صورت میں باریک جیسے قَدَرٌ

(۶) ر اممالہ: ”را“ ممالہ وہ ہے جس میں امالہ کیا گیا ہو اور یہ ”را“ باریک پڑھی جاتی ہے۔ جیسے مَجْرَہَا



## پُر ہونے کی صورتیں

- (۱) رامفتوح یا مضموم ہو۔
- (۲) راساکن ہو اور ماقبل مفتوح یا مضموم ہو۔
- (۳) راساکن ہو اور اس کے بعد حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف اسی کلمہ میں ہو۔
- (۴) راساکن سے پہلے زیر عارضی ہو یا زیر دوسرے کلمے میں ہو۔

## باریک ہونے کی صورتیں

- (۱) کمسور ہو۔
- (۲) راساکن سے پہلے زیر اصلی اسی کلمے میں ہو اور فوراً بعد حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف اسی کلمہ میں نہ ہو۔

## سوالات سبق نمبر ۱۴:

- ۱۔ تحفیم اور ترقیق کسے کہتے ہیں؟
- ۲۔ وہ کون کون سے حروف ہیں جو کبھی پُر اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں؟
- ۳۔ لام کہاں پُر اور کہاں باریک پڑھا جائے گا؟

## سبق نمبر ۱۵:

## استعاذہ اور بسملہ کا بیان:

(اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنے کا بیان)  
اسکی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں۔

- (i) تلاوت کی ابتداء اور سورت کی ابتداء: یہاں استعاذہ اور بسملہ پڑھنا دونوں سنت مبارکہ ہیں۔
  - (ii) تلاوت کے درمیان اگر سورت آجائے: تو بسم اللہ پڑھنا سنت مبارکہ ہے۔
  - (iii) اگر سورت کے درمیان سے تلاوت شروع کی تو استعاذہ سنت مبارکہ ہے اور بسملہ مستحب ہے۔
- الحاصل: شروع تلاوت میں اعوذ باللہ پڑھنا سنت مبارکہ ہے اور ابتداء سورت میں بسملہ (بسم اللہ) پڑھنا سنت ورنہ مستحب ہے۔
- نوٹ: سورۃ برآءت سے اگر تلاوت شروع کی تو اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ لیں اور اگر سورت برآءت تلاوت کے درمیان میں آجائے تو بسم اللہ کی حاجت نہیں۔ (بہار شریعت حصہ سوم ص ۲۰۶ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

## وصل (ملانا) فصل (جدا کرنا):

- ۱۔ اگر ابتدائے سورت اور ابتدائے تلاوت ہو تو اسکی چار صورتیں ہیں۔

ا۔ وصل کل: (سب کو ملانا) استعاذہ، بسملہ اور سورۃ کو ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا۔ جیسے **أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ**  
**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ** اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ.

۲۔ فصل کل: استعاذہ، بسملہ اور سورۃ کو علیحدہ علیحدہ پڑھنا یعنی ہر ایک پر وقف کرنا جیسے **أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** ۰  
**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ** ۰ اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ۰

۳۔ وصل اول فصل ثانی: (پہلے کو ملانا اور دوسرے کو جدا کرنا) استعاذہ اور بسملہ کو ایک ہی سانس میں پڑھنا اور سورۃ کو دوسرے سانس سے پڑھنا جیسے **أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** ۰ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ** ۰ اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ۰

۴۔ فصل اول وصل ثانی: (پہلے کو جدا کرنا اور دوسرے کو ملانا) استعاذہ کو جدا کرنا اور بسملہ اور سورت کو ایک ہی سانس میں ملا کر پڑھنا۔

جیسے **أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** ۰ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ** اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ۰

نوٹ: ابتدائے سورت اور ابتدائے تلاوت میں مندرجہ بالا چاروں صورتیں جائز ہیں لیکن فصل اول وصل ثانی بالاثلاث بہتر ہے۔



2۔ اگر درمیان تلاوت اور ابتدائے سورت ہو تو اسکی بھی چار صورتیں ہیں ان میں سے تین جائز اور ایک ناجائز ہے۔

**جائز صورتیں :**

۱۔ وصل کل : پہلی سورت کے آخر، بسملہ اور دوسری سورت کی پہلی آیت ان تینوں کو ملا کر ایک سانس میں پڑھنا جیسے **وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ**

**إِذَا حَسَدَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ** ۵

۲۔ فصل کل : پہلی سورت کے آخر، بسملہ اور دوسری سورت کی پہلی آیت ان تینوں کو علیحدہ علیحدہ سانس سے پڑھنا جیسے **وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ**

**إِذَا حَسَدَ** ۵ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** ۵ **قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ** ۵

۳۔ فصل اول وصل ثانی : پہلی سورت کے آخر کو جدا کرنا اور بسملہ اور دوسری سورت کی پہلی آیت کو ملا کر ایک سانس میں پڑھنا جیسے

**وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ** ۵ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ** ۵ یہی بہتر ہے۔

www.dawateislami.net

**ناجائز صورت :**

۴۔ وصل اول فصل ثانی : پہلی سورت کا آخر اور بسملہ کو ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا اور دوسری سورت کی پہلی آیت کو جدا کرنا یعنی الگ

سانس سے پڑھنا جیسے **وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** ۵ **قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ** ۵

یہ صورت ناجائز ہے کیونکہ بسملہ کا تعلق دوسری سورت کے آغاز سے ہے پہلی سورت کے اختتام سے ملا کر پڑھا تو بظاہر معلوم ہوگا کہ بسملہ کا تعلق کچھلی سورت سے ہے حالانکہ بسملہ کا تعلق ابتدائے سورت سے ہوتا ہے۔ ناجائز ہونے کا معنی یہ کہ اہل فن کے نزدیک ایسا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

۳۔ اگر درمیان سورت اور ابتدائے تلاوت ہو :

اگر درمیان سورت اور ابتدائے تلاوت ہو تو استعاذہ یعنی تعوذ پڑھنا سنت مبارکہ ہے بسملہ پڑھنا مستحب ہے لازمی نہیں اگر بسملہ پڑھا جائے تو اس کی چار صورتیں ہیں جن میں سے دو جائز اور دو ناجائز ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

www.dawateislami.net

**جائز صورتیں :**

(۱) فصل کل : استعاذہ، بسملہ اور آیت کو جدا جدا کر لے تین سانسوں میں پڑھنا جیسے **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** ۵ **بِسْمِ اللَّهِ**

**الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** ۵ **إِنَّ الدِّينَ كَفَرُوا**۔ یہی بہتر ہے۔

(۲) وصل اول فصل ثانی : استعاذہ اور بسملہ کو ملا دینا جبکہ آیت کو جدا کر دینا

جیسے **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** ۵ **إِنَّ الدِّينَ كَفَرُوا**۔

**ناجائز صورتیں :**

(۳) وصل کل : استعاذہ، بسملہ اور آیت کو ملا دینا۔

جیسے **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** ۵ **إِنَّ الدِّينَ كَفَرُوا**۔

۴۔ فصل اول وصل ثانی : استعاذہ کو علیحدہ کرنا اور بسملہ اور آیت کو ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا جیسے **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ**

**الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** ۵ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ** ۵

نوٹ : ناجائز ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ ملانے سے کہیں معنوی خرابی لازم نہ آئے جیسے **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الشَّيْطَانُ**

**يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ** ۵ اور اگر معنوی خرابی لازم نہ آئے تو یہ صورتیں بھی جائز ہیں۔

اگر بسملہ تلاوت کے دوران پڑھی نہ جائے تو اسکی دو صورتیں بنیں گی۔

(i) وصل : استعاذہ اور آیت ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا

جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔

(ii) فصل: یعنی استعاذہ اور آیت کو جدا کر کے پڑھنا

جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ یہی بہتر ہے۔

نوٹ: فصل بہتر ہے کیونکہ استعاذہ قرأت کا حصہ ہے۔ جہاں استعاذہ کو آیت سے ملانے میں معنی کے اعتبار سے خرابی لازم نہ آتی ہو وہاں وصل جائز ہے اور فصل بہتر ہے اور جہاں خرابی لازم آتی ہو وہاں فصل ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

**ضروری وضاحت:**

معنی کے اعتبار سے خرابی کا مطلب یہ ہے کہ استعاذہ کے ساتھ وصل کرتے ہوئے یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس آیت کے شروع میں اللہ عزوجل کے ذاتی وصفاتی ناموں میں سے کوئی نہ ہو مثلاً

(۱) اَلرَّحْمٰنُ عَلٰی الْعَرْشِ اسْتَوٰی (۲) اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰی

**سوالات سبق نمبر ۱۵:**

- ۱۔ تلاوت کے لیے استعاذہ اور بسملہ کب سنت اور کب مستحب ہے؟ نیز سورۃ براءت سے پہلے کب پڑھے جائیں اور کب ترک کیا جائے؟
- ۲۔ وصل اور فصل کی تعریف بیان کریں اور مثالیں بھی دیں۔
- ۳۔ ابتدائے سورت اور ابتدائے تلاوت میں وصل اور فصل کی جائز صورتیں بیان فرمائیں اور جوان میں بہتر ہیں انکی وضاحت کریں۔
- ۴۔ اگر ابتدائے تلاوت اور درمیان سورۃ ہو تو وصل اور فصل کی کل کتنی صورتیں ہوں گی؟ جائز اور ناجائز کی وضاحت کریں اور ہر ایک کی مثالیں دیں۔
- ۵۔ اگر درمیان تلاوت اور ابتدائے سورت ہو تو وصل و فصل کب جائز اور کب ناجائز ہوگا نیز ہر ایک کی وضاحت بمع امثلہ تحریر فرمائیں۔

**سبق نمبر ۱۶:**

www.dawateislami.net

**مدّات کا بیان:**

**مدّ کا لغوی معنی:** لمبا کرنا، کھینچنا

**مد کا اصطلاحی معنی:** حروف مدہ اور حروف لین پر آواز کے دراز کرنے کو کہتے ہیں۔

**مدّ کی اقسام:**

مدّ کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں۔

- ۱۔ مدّ اصلی
- ۲۔ مدّ فرعی

(۱) **مدّ اصلی:** اگر حروف مدہ کے بعد مدّ کا سبب نہ ہو تو اسے مدّ اصلی کہتے ہیں۔

جیسے نُو حِيْثَا (اس کی مقدار ایک الف ہے)

(۲) **مدّ فرعی:** اگر حروف مدہ اور لین کے بعد مدّ کا کوئی سبب پایا جائے تو اسے مدّ فرعی کہتے ہیں۔ جیسے **جَاءَ**

www.dawateislami.net

**اسباب مدّ**

- ۱۔ ہمزہ
- ۲۔ سکون

۱۔ **ہمزہ والی مدّات:**

اگر سبب مدّ ہمزہ ہو تو اس کی ۱۲ اقسام ہوں گی۔

- ۱۔ مدّ متصل
- ۲۔ مدّ منفصل

(۱) **مدّ متصل:** اگر حروف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمے میں ہو تو اسے مدّ متصل یا مدّ واجب کہتے ہیں اس لئے کہ تمام قراء سے مدّی ثابت ہے قصر ثابت نہیں ہے۔



مثلاً

سَاءَ ، مَاءَ

(۲) مد منفصل: اگر حروف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمے میں ہو تو اسے مد منفصل یا مد جائز کہتے ہیں اس لئے کہ اس میں قصر بھی ثابت ہے۔

مثلاً

وَمَا أُنْزِلَ ، فِي أَنْفُسِكُمْ

مقدار: متصل و منفصل کی مقدار دو، اڑھائی اور چار الف تک ہے اس کے علاوہ مد منفصل میں قصر (ایک الف کی مقدار کھینچتا) بھی جائز ہے۔

سکون والی مذات

سکون ۲ قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ سکون عارضی ۲۔ سکون اصلی

(۱) سکون عارضی والی مذات: جو سکون وقف کی وجہ سے ہو اسے سکون عارضی کہتے ہیں۔ اسکی مندرجہ ذیل ۲ اقسام ہیں۔

۱۔ مد عارض ۲۔ مد لین عارض

(۱) مد عارض: اگر حروف مدہ کے بعد سکون عارضی ہو تو اسے مد عارض کہتے ہیں۔

مثلاً

مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ . الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۲) مد لین عارض: اگر حروف لین کے بعد سکون عارضی ہو تو اسے مد لین عارض کہتے ہیں۔ مثلاً وَالصُّنُفِ

مقدار: مد عارض و لین عارض میں طول (لمبا کرنا)، توسط (درمیانی حالت میں پڑھنا)، قصر (چھوٹا کرنا)، تینوں جائز ہیں ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ مد عارض میں طول افضل ہے اور اس کے بعد توسط اور پھر قصر ہے جبکہ مد لین عارض میں قصر افضل ہے اس کے بعد توسط اور پھر طول ہے۔

(۲) سکون اصلی والی مذات

جو سکون وقف و وصل میں سکون میں رہے اسے سکون اصلی کہتے ہیں اسکی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔

۱۔ مد لازم ۲۔ مد لین لازم

(۱) مد لازم: اگر حروف مدہ کے بعد سکون اصلی ہو تو اسے مد لازم کہتے ہیں۔

مثلاً

جَانُّ

(۲) مد لین لازم: اگر حروف لین کے بعد سکون اصلی ہو تو اسے مد لین لازم کہتے ہیں۔

مثلاً

غَيْنٌ

مقدار: مد لین لازم میں طول، توسط اور قصر تینوں جائز ہیں اس میں طول بہتر ہے۔

مد لازم کی اقسام:

مد لازم کی مندرجہ ذیل ۲ اقسام ہیں۔

۱۔ مد لازم کلمی (جو کلمے میں ہو)

۲۔ مد لازم حرفی (جو حرف میں ہو)

(۱) مد لازم کلمی: اس کی ۲ اقسام ہیں۔

۱۔ مد لازم کلمی مطلق ۲۔ مد لازم کلمی مخفف

۱۔ مد لازم کلمی مطلق: اگر حروف مدہ کے بعد کلمہ میں سکون اصلی بالتحديد ہو تو اسے مد لازم کلمی مطلق کہتے ہیں۔

مثلاً

ضَالًا



۲۔ مد لازم کلمی مخفف: اگر حروف مدہ کے بعد کلمہ میں سکون اصلی بلا تشدید ہو تو اسے مد لازم کلمی مخفف کہتے ہیں۔

مثلاً

الْفَن

(۲) مد لازم حرفی: اس کی بھی ۲ اقسام ہیں۔

(i) مد لازم حرفی مثل (ii) مد لازم حرفی مخفف

(i) مد لازم حرفی مثل: اگر حروف مدہ کے بعد حرف میں سکون اصلی بالتشدید ہو تو اسے مد لازم حرفی مثل کہتے ہیں۔

مثلاً

الْم

(ii) مد لازم حرفی مخفف: اگر حروف مدہ کے بعد حرف میں سکون اصلی بالجزم ہو تو اسے مد لازم حرفی مخفف کہتے ہیں۔

مثلاً

ق (قَاف)

نوٹ: مد لازم کی تمام اقسام میں طول ہی ہوگا۔

### مراتب المَدَّات:

(۱) مد لازم سب سے قوی ہے (۲) متصل (۳) معارض (۴) منفصل

(۵) مد لین لازم (۶) مد لین عارض جو سب سے ضعیف مد ہے۔

طول، توسط، اور قصر کی مقداریں

(۱) طول: پانچ الف (ایک قول کے مطابق ۳ الف)

(۲) توسط: تین الف (ایک قول کے مطابق ۲ الف)

(۳) قصر: ایک الف ہے۔

### سوالات سبق نمبر ۱۶:

۱۔ مد کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں۔

۲۔ مد کی بنیادی طور پر کتنی اقسام ہیں نیز اسباب مد بھی بیان کریں۔

۳۔ اگر سب مد ہمزہ ہو تو اس کی کتنی اقسام ہوں گی اور ان کی مقدار کتنی ہوگی؟

۴۔ مد لازم کی کتنی اقسام ہیں؟

۵۔ مد لازم حرفی مثل اور حرفی مخفف کی تعریف کریں۔

۶۔ مراتب المَدَّات بیان کریں۔

۷۔ سکون کی کتنی اقسام ہیں نیز سکون والی مدات کی تعریف بیان کریں۔

### سبق نمبر ۱۷:

#### وقف کا بیان:

وقف کا لغوی معنی: ٹھہرنا، رکنا

وقف کا اصطلاحی معنی: اصطلاح تجوید میں کلمہ کے آخر پر سانس اور آواز توڑ دینا اور موقوف علیہ (جس پر وقف کیا جائے) اگر متحرک

ہو تو ساکن کر دینا وقف کہلاتا ہے۔

#### وجوہات وقف

وجوہات وقف چار ہیں۔

(i) وقف اضطراری: وہ وقف ہے جو اپنی مرضی سے نہ کیا جائے بلکہ تنگی سانس یا کھانسی وغیرہ کی وجہ سے مجبوراً وقف کیا جائے۔

- (ii) **وقف اختیاری** : یہ سمجھنے اور سمجھانے کے لیے وقف کیا جائے کہ موقوف علیہ کو کیسے پڑھنا ہے۔
- (iii) **وقف انتظاری** : روایتوں کے اختلاف کو پورا کرنے کیلئے ایک روایت کے بعد دوسری روایت کے انتظار میں جو وقف کیا جائے۔
- (iv) **وقف اختیاری** : سانس ہونے کے باوجود اپنے ارادے اور اختیار سے وقف کرنا۔

### وقف اختیاری کی اقسام:

- (i) **وقف تام** : جہاں معنی اور جملہ پورا ہو جائے یعنی جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس کا بعد والے جملے اور اس کے معنی سے تعلق نہ ہو۔

### مثلاً

**مَلِكِ يَوْمَ الدِّينِ** پر وقف کر کے **إِيَّاكَ نَعْبُدُ** سے ابتداء کرنا۔

- (ii) **وقف کافی** : جس کلمہ پر وقف کیا وہاں معنی کے اعتبار سے بعد والے کلمہ سے تعلق ہو اور لفظی تعلق نہ ہو۔ مثلاً **وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ** پر وقف کر کے **أُولَئِكَ عَلَىٰ هُدًى** سے پڑھنا۔

- (iii) **وقف حسن** : جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس کا بعد والے کلمہ سے معنی کے اعتبار سے اور لفظی تعلق دونوں ہوں لیکن وقف کرنے سے معنی فاسد نہ ہوتے ہوں اور نہ ہی معنی میں ابہام پیدا ہوتا ہو۔ مثلاً **الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** میں **الْحَمْدُ لِلَّهِ** پر وقف کرنا۔

**وقف قبیح** : جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس کا بعد والے کلمہ سے معنی کے اعتبار سے اور لفظی تعلق دونوں ہوں لیکن وقف کرنے سے معنی فاسد ہو جائے یا معنی میں ابہام پیدا ہو جائے۔

### مثلاً

**الحمد لله** کے **الحمد** پر وقف کرنا، **بسم الله** کے **بسم** پر وقف کرنا۔

**احکام** : وقف تام اور وقف کافی میں ابتداء ہوگی اور وقف حسن اور وقف قبیح میں اعادہ ہوگا۔

**ابتداء** : جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس سے آگے پڑھنا۔

### مثلاً

**قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** پر وقف کر کے **اللَّهُ الصَّمَدُ** سے پڑھنا۔

**اعادہ** : موقوف علیہ یا اس سے پہلے والے کلمے کو لوٹا کر پڑھنا جیسے **الحمد لله** پر وقف کیا تو دوبارہ **الحمد لله** سے شروع کرے (یعنی **الحمد لله رب العالمین** پڑھنا)

**طریقہ وقف** (یعنی کس طرح وقف کیا جائے)

- (i) اگر موقوف علیہ پر زبر، زیر، پیش، دوزیر اور دو پیش ہوں تو ان کو ساکن کر دیں گے۔

جیسے **كَسَبَ** سے **كَسَبُ**، **الْحَطْبُ** سے **الْحَطْبُ**،

**أَعْبُدُ** سے **أَعْبُدُ**، **مَسَدٌ** سے **مَسَدٌ**، **أَحَدٌ** سے **أَحَدٌ**۔

- (ii) موقوف علیہ پر دوزیر ہوں تو توقف میں الف سے بدل دیں گے۔

جیسے

**أَلْفَا** سے **أَلْفَا**

- (iii) موقوف علیہ پر گول تا "ة" ہو تو وقف میں اس کو "ها" سے بدل دیں گے۔

### مثلاً

**قُوَّة** سے **قُوَّة**

**نوٹ** : اگر لمبی "تا" ہے تو وقف میں "ة" ہی رہے گی۔ مثلاً **بَيْنَتْ** سے **بَيْنَتْ**

- (iv) موقوف علیہ ساکن ہو تو صرف آواز اور سانس توڑ کر وقف کریں گے مثلاً **(وَالنَّحْرُ)**



**موقوف علیہ کے لحاظ سے وقف کی اقسام:**

- (i) **وقف بالاسکان:** جس پر وقف کیا اس کو ساکن کر دیا جائے یہ تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے۔ مثلاً جیسے کَسْبَ o اَلْحَطْبَ o اُغْبُذَ o
- (ii) **وقف بالاروم:** موقوف علیہ کی حرکت کے تہائی حصہ پڑھنے کو روم کہتے ہیں یہ وقف زیر، پیش میں ہوتا ہے۔ دوزیر، دو پیش بھی اسی میں شامل ہیں۔
- مثلاً**

### اَلْقَوْمُ، قَوْمٌ اور اَلرَّسُولُ رَسُوْلٌ

- (iii) **وقف بالاشمام:** موقوف علیہ کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا یہ وقف ضمہ ہی میں ہوتا ہے۔
- مثلاً**

### اَلرَّسُوْلُ، رَسُوْلٌ

**سوالات سبق نمبر ۱۷:** [www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net)

- ۱۔ وقف کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں۔
- ۲۔ وجوہات وقف بیان کریں۔
- ۳۔ وقف اختیاری کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟
- ۴۔ وقف کس طرح کیا جائے؟ بیان کریں۔
- ۵۔ موقوف علیہ کے لحاظ سے وقف کی اقسام بیان کریں۔

**سبق نمبر ۱۸:**

### رموز اوقاف:

عربی گرائمر جانے بغیر وقف کی صحیح پہچان نہیں ہو سکتی لہذا اقراء حضرات نے ہماری آسانی کے لئے کچھ رموز (علامات) مقرر کئے ہیں تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ کس جگہ وقف کرنا ہے اور کس جگہ نہیں کرنا۔

### کچھ ضروری رموز اوقاف:

- (۱) **گول دائرہ (o):** یہ وقف آیت کی علامت ہے یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہاں آیت مکمل ہو گئی ہے یہاں رکنا چاہیئے۔
- (۲) **م:** یہ وقف لازم کی علامت ہے یہاں ٹھہرنا لازم ہے اگر نہ ٹھہرے تو مطلب کچھ کا کچھ ہو جانے کا خوف ہے۔
- (۳) **ط:** یہ وقف مطلق کی علامت ہے مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب پورا ہوتا ہے۔ یہاں پر ٹھہرنا چاہیئے کہ کلام تام ہو جاتا ہے۔
- (۴) **ج:** یہ وقف جائز کی علامت ہے یہاں پر ٹھہرنا بھی جائز ہے اور نہ ٹھہرنا بھی جائز ہے۔ معنی سمجھانے اور قرأت کو خوبصورت کرنے کے لیے ٹھہرنا مستحسن (اچھا) ہے۔
- (۵) **ذ:** یہ وقف مجوز (جائز وقف) کی علامت ہے۔ یہاں پر ٹھہرنا ضعیف ہے۔
- (۶) **ھ:** یہ وقف مرخص کی علامت ہے۔ یہاں پر نہ ٹھہرنا بہتر ہے لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے لیکن ”ز“ کے مقابل یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

(۷) **صلی:** اس علامت سے مراد یہ ہے کہ یہاں ملا کر پڑھنا اولیٰ (بہتر) ہے۔ لہذا یہاں ملا کر پڑھنا چاہیئے۔

(۸) **ق:** اس علامت سے مراد ہے کہ یہاں پر ملا کر پڑھنا اولیٰ (بہتر) ہے۔

(۹) **فت:** یہ علامت اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ یہاں پر ٹھہر جاؤ۔ لہذا ٹھہر جانا چاہیئے۔

(۱۰) **سکتہ:** یہ سکتہ کی علامت ہے یعنی یہاں پر لچھ بھر ٹھہرنا چاہیئے اس طرح کہ سانس جاری رہے اور آواز رک جائے۔

(۱۱) **وقفہ:** اس سے مراد بھی کچھ لچھ کیلئے ٹھہرنا لیا جاتا ہے لیکن سکتہ کی نسبت کچھ زیادہ لیکن سانس کا جاری رکھنا ضروری ہے اور آواز کارک جانا۔

(۱۲) **لا:** کے معنی ہیں نہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے اوپر آتی ہے اور کہیں آیت کے دوران۔ اگر آیت کے درمیان میں یہ علامت آجائے تو ہرگز نہیں ٹھہریں گے اگر آیت (o) کے اوپر ہو تو یہاں علماء کا اختلاف ہے یعنی بعض کے نزدیک ٹھہرنا چاہیئے اور بعض کے نزدیک نہیں ٹھہرنا چاہیئے لیکن



ٹھہرنے یا نہ ٹھہرنے سے معنی میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

**الحاصل:** ”گول دائرہ (o) م، ط، ج“ ان علامتوں پر ٹھہر جانا چاہیے اور ”ز، ص، ص، ق اور وقفہ“ ان جگہوں پر نہ ٹھہرنا ہی بہتر ہے۔ لہذا آیت ”م، ط، ج“ پر رکنے کی عادت بنانی چاہیے دیگر علامات پر بوقت ضرورت قوی کو ضعیف پر ترجیح کی صورت میں اختیار دیا گیا ہے۔

#### سوالات سبق نمبر ۱۸:

- ۱۔ رموز اوقاف سے کیا مراد ہے؟
- ۲۔ ”گول دائرہ“، ”م“، ”ز“ اور ”صلے“ یہ کن کی علامات ہیں؟
- ۳۔ وقفہ اور سکتہ میں فرق بیان کریں۔
- ۴۔ ”لا“ اگر آیت کے اوپر آجائے تو کیا کرنا ہوتا ہے؟ اور اگر دوران آیت آئے تو کیا کرنا چاہیے؟

#### سبق نمبر ۱۹:

www.dawateislami.net

امالہ کا بیان:

لغوی معنی: مائل کرنا۔

اصطلاحی معنی: زیر کوزیری کی طرف اور الف کو یا کی طرف مائل کر کے پڑھنا۔

روایت حفص میں سارے قرآن مجید میں صرف ایک جگہ لفظ مَجْرِيہَا میں امالہ ہوا ہے یہ اصل میں مَجْرُہَا تھا۔ الف کو یا کی طرف مائل کیا تو مَجْرِيہَا بن گیا پھر زیر کوزیری کی طرف مائل کیا تو مَجْرِيہَا (مَجْرُہَا) بن گیا۔

مَجْرِيہَا امالہ صغریٰ اور مَجْرِيہَا امالہ کبریٰ ہے۔

روایت حفص میں امالہ کبریٰ ہی ہوتا ہے۔

نوٹ: امالہ کی را کو قطرے کی را کی طرح پڑھتے ہیں۔ امالہ صغریٰ میں آواز کا جھکاؤ زبر اور الف کے قریب ہوتا ہے اور امالہ کبریٰ میں آواز کا جھکاؤ زیر اور یا کے قریب ہوتا ہے جو کہ ماہر استاد پڑھ کر فرق بتا سکتا ہے۔

www.dawateislami.net

#### سوالات سبق نمبر ۱۹:

- ۱۔ روایت حفص کے مطابق قرآن پاک میں امالہ کتنے مقامات پر ہے اور وہ کون کون سے مقامات ہیں نشاندہی فرمائیں۔
- ۲۔ امالہ کے لغوی معنی اور اصطلاحی معنی کی مثال دے کر وضاحت فرمائیں۔
- ۳۔ امالہ صغریٰ اور امالہ کبریٰ سے کیا مراد ہے؟

#### سبق نمبر ۲۰:

لحن کا بیان:

لغوی معنی: غلطی، لب و لہجہ

اصطلاحی معنی: اصطلاح قراء میں لحن سے مراد تجوید کے خلاف پڑھنا، قراءت سبعہ و عشرہ سے الگ ہو جانا، عربوں کے لہجے سے ہٹ جانا۔

www.dawateislami.net

#### لحن کی اقسام:

لحن کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں۔

- ۱۔ لحن جلی
- ۲۔ لحن خفی

(۱) لحن جلی: (کھلی غلطی) بڑی اور ظاہر غلطی کو کہتے ہیں۔

حکم: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ بزازیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں ”ان اللحن حرام بلا خلاف“ یعنی بے شک

لحن جلی حرام ہے اس میں کسی کو اختلاف نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۲۶۲ ج ۶ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

## لحن جلی کی صورتیں :

۱۔ ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا مثلاً **الْحَمْدُ** کو **الْهَمْدُ** پڑھنا

۲۔ ساکن کو متحرک یا متحرک کو ساکن پڑھنا **خَلَقْنَا** کو **خَلَقْنَا** پڑھنا (ساکن کو متحرک) **خَتَمَ اللّٰهُ** کو **خَتَمَ اللّٰهُ** پڑھنا (متحرک کو ساکن)

۳۔ حرکت کو حرکت سے بدل دینا **اَنْعَمْتُ** کو **اَنْعَمْتُ** پڑھنا

۴۔ کسی حرف کو بڑھا دینا یا گھٹا دینا **فَعَلَ** کو **فَعَلًا** پڑھنا (بڑھانا) **لَمْ يُولَدْ** کو **لَمْ يُلَدْ** پڑھنا (گھٹانا)

۵۔ **مُخَفَّفٌ** کو **مُشَدَّدٌ** اور **مُشَدَّدٌ** کو **مُخَفَّفٌ** پڑھنا جیسے **كَذَبَ** کو **كَذَّبَ** پڑھنا (مخفف کو مشدّد) اور **صَدَقَ** کو **صَدَّقَ** پڑھنا (مشدّد کو

مخفف) نیز جیسے **وَتَبَّ** کو وقف میں خیال نہ کرنے سے **وَتَبَّ** ہو جاتا ہے۔

۶۔ مد لازم اور مد متصل میں قصر کرنا جیسے **ضَالًا** کو **ضَالًا** (قصر سے پڑھنا) **وَالسَّمَاءِ** کو **وَالسَّمَاءِ** پڑھنا

(۲) **لحن خفی**: (پوشیدہ غلطی) چھوٹی اور پوشیدہ غلطی کو کہتے ہیں یعنی ان چیزوں کو ترک کر دینا جو حروف کی خوبصورتی اور تحسین میں اضافہ کرتی ہیں اس سے معنی فاسد نہیں ہوتے مگر یہ مکروہ و ناپسند غلطی ہے شرعاً اس غلطی سے بچنا مستحب ہے۔

**لحن خفی کی صورتیں**: لحن خفی صفات عارضہ کے صحیح طور پر ادا نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مثلاً ادغام، انقلاب، إخفاء اور غنة کا صحیح طور پر ادا نہ ہونا اور مدت کا چھوٹا بڑا کرنا وغیرہ وغیرہ۔

## سوالات سبق نمبر ۲۰:

۱۔ لحن کی بنیادی طور پر کتنی اقسام ہیں؟ لحن کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان فرمائیں۔

۲۔ لحن خفی کے لغوی اور اصطلاحی معنی تحریر فرمائیں۔

۳۔ لحن خفی کا حکم کیا ہے؟ اور لحن خفی کن کن صورتوں میں ہوتی ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

۴۔ لحن جلی کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز اس کی کتنی صورتیں ہیں مثال سے وضاحت فرمائیں۔

۵۔ لحن جلی کا حکم بیان کریں۔

## سبق نمبر ۲۱:

### لام تعریف (اَل) کا بیان:

کسی اسم مکرمہ کو معرفہ کرنے کے لئے اس سے پہلے (اَل) لگا دیتے ہیں اسے لام تعریف کہتے ہیں۔

بعض جگہ (اَل) کا اظہار ہوتا ہے یعنی پڑھا جاتا ہے اور بعض جگہ ادغام کی وجہ سے نہیں پڑھا جاتا۔

مثلاً

**الْقَمَرُ** اور **الشَّمْسُ**

**لام تعریف کا اظہار**: اگر (اَل) کے بعد حروف قمریہ میں سے کوئی حرف ہو تو لام تعریف کو ظاہر کر کے پڑھیں گے۔ حروف قمریہ چودہ ہیں جن کا مجموعہ:

**اَبْعَ حَبَّكْ وَخَفْ عَقِيْمَهْ** مثلاً **الْاِنْسَانُ** . **الْحَدِيْثُ**

**لام تعریف کا ادغام**: اگر (اَل) کے بعد حروف شمیہ میں سے کوئی حرف آجائے تو لام تعریف کا ادغام ہوگا یعنی رسم الخط کے طور پر لکھا جائے گا مگر تلفظ سے لام ساقط ہو جائے گا حروف قمریہ کے علاوہ باقی حروف شمیہ ہیں۔

مثلاً

**الرَّحْمٰنُ ، الدِّیْنُ**

## سوالات سبق نمبر ۲۱:

۱۔ لام تعریف کسے کہتے ہیں؟

۲۔ لام تعریف کہاں کہاں پڑھا جائیگا اور کہاں کہاں نہیں پڑھا جائے گا؟ مثالیں دے کر واضح کریں۔



قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر دوساکن جمع ہو جاتے ہیں جسکی وجہ سے ان کو پڑھنے میں ثقل پیدا ہوتا ہے لہذا اقراء حضرات نے اس ثقل کو دور کرنے کے لئے کچھ قوانین وضع کئے ہیں۔

## اجتماع ساکنین کی دو اقسام ہیں:

۱۔ اجتماع ساکنین علی حدّہ ۲۔ اجتماع ساکنین علی غیر حدّہ

(۱) اجتماع ساکنین علی حدّہ: یعنی دوساکنوں کا ایک ہی کلمہ میں جمع ہونا اس کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں۔

(i) دوساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن ”حرف مدّہ“ اور دوسرا ساکن ”سکون اصلی“ ہو تو اسے دراز کر کے پڑھیں گے۔

مثلاً

www.dawateislami.net

ذآبہ

(ii) دوساکنوں کا ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہونا کہ پہلا ساکن ”حرف مدّہ“ اور دوسرا ساکن ”سکون عارضی“ ہو تو پہلے ساکن کو دراز کر کے پڑھیں گے۔

مثلاً

یَعْلَمُونَ

(iii) دوساکنوں کا ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہونا کہ پہلا ساکن غیر مدّہ اور دوسرا سکون عارضی ہو تو دونوں ساکنوں کو بغیر کھینچے باقی رکھ کر پڑھیں گے۔

مثلاً

الْقَدْرُ وَالْعَصْرُ

(۲) اجتماع ساکنین علی غیر حدّہ: یعنی دوساکنوں کا الگ الگ کلموں میں جمع ہونا۔ اس کے مندرجہ ذیل چار قاعدے ہیں۔

(i) حذف کرنا (ii) ضمّہ دینا (iii) فتحہ دینا (iv) کسرہ دینا

(i) حذف کرنا: جب دوساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف مدّہ ہو اور دوسرا ساکن پر سکون اصلی ہو تو پہلے ساکن (حرف مدّہ) کو گرا کر اس کی حرکت کے موافق اگلے حرف سے ملا کر پڑھیں گے۔

مثلاً

وَاقِمْوُا لْوِزْنَ، اصل میں وَاقِمْوُا لْوِزْنَ تھائی اَرْضِ اَرْضِ اصل میں فِی اَرْضِ تھائی۔

(ii) ضمّہ دینا: جب دوساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن جمع کی میم (ھَمْ، کُھَمْ، تُھَمْ، ھَمْ) ہو یا واؤ لین جمع ہو اور دوسرا سکون اصلی ہو تو پہلے ساکن کو ضمّہ دے کر اگلے ساکن حرف سے ملا کر پڑھیں گے۔

مثلاً

عَلَيْكُمْ الْقِتَالُ، اصل میں عَلَیْكُمْ الْقِتَالُ تھائی وَرَاؤُ الْعَذَابِ، اصل میں وَرَاؤُ الْعَذَابِ تھائی۔

(iii) فتحہ دینا: جب دوساکن کلمے میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن ”ن“ حرف جار ”من“ کا ہو یا حروف مقطعات میں سے میم ہو اور دوسرا ساکن پر سکون اصلی ہو تو پہلے ساکن کو فتحہ دے کر اگلے حرف سے ملا کر پڑھیں گے۔

مثلاً

الْمَالِ لِلّٰهِ (الف لام میم اللہ)، مِنْ اللّٰهِ

(iv) کسرہ دینا: جب دوساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن نہ حرف مدّہ نہ جمع کی میم نہ واؤ لین جمع اور نہ ”ن“ یمن حرف جار کا ہو اور نہ ہی حروف مقطعات کی میم ہو، یعنی ان سب کے علاوہ کوئی دوسرا ساکن ہو تو اسے کسرہ دے کر اگلے حرف سے ملا کر پڑھیں گے۔

مثلاً

اَمْ اللّٰهِ اصل میں اَمْ اللّٰهِ تھائی لِمَنْ ارْتَضٰی



## ☆ نون قطنی

جب تین کے بعد کوئی حرف ساکن آجائے تو دوساکن جمع ہونے کی وجہ سے تین کے پوشیدہ نون کو اگلے کلمے کے ساتھ (کسرہ کے قانون کے مطابق) ہمیشہ زیروں گے۔

نوٹ : قرآن مجید میں علامت کے طور پر عموماً چھوٹا سا نون دیا ہوتا ہے۔

مثلاً

قَدِيرٌ ۝ الَّذِي ۝ ملا کر پڑھنے کی صورت میں قَدِيرُ الَّذِي ہوگا

مُبِينٌ ۝ اُقْتُلُوا ۝ ملا کر پڑھنے کی صورت میں مُبِينِ اُقْتُلُوا ہوگا۔

## سوالات سبق نمبر ۲۲ :

- ۱۔ اجتماع ساکنین سے کیا مراد ہے اور قراء حضرات نے اس کے متعلق قوانین کیوں وضع کیے؟
- ۲۔ اجتماع ساکنین کی کتنی اقسام ہیں؟
- ۳۔ اجتماع ساکنین علی حدّ سے کیا مراد ہے؟ اس کی کتنی اقسام صورتیں ہوں گی؟ مثال دے کر واضح کریں۔
- ۴۔ اجتماع ساکنین علی غیر حدّ کیا ہے؟ اس کے کتنے قاعدے ہیں ہر قاعدہ مع امثلہ بیان کریں۔

## سبق نمبر ۲۳ :

### ہا کا بیان :

قرآن مجید میں بعض کلمات کے آخر میں گول (ہ) کا استعمال ہوا ہے بنیادی طور پر ہاء کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔

(۱) ہائے اصلیہ (۲) ہائے زائدہ

(۱) ہائے اصلیہ : کسی کلمے کی وہ ”ہا“ جو خود اس کلمے کی ہو اسے ہائے اصلیہ کہتے ہیں۔

مثلاً

اللّٰهُ ، غَيْرُ مُتَشَابِهٍ وغیرہ کی ہا

(۲) ہائے زائدہ : کسی کلمے کی وہ ہا جو خود اس کلمے کی نہ ہو اسے ہائے زائدہ کہتے ہیں اسکی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں۔

(i) ہائے ضمیر (ii) ہائے سکتہ (iii) ہائے مُدَوَّرہ

(i) ہائے ضمیر : وہ ہا جو اسم ظاہر کی جگہ استعمال ہوتی ہے وہ ہائے ضمیر کہلاتی ہے۔ مثلاً عَلِيْہِ

ہائے ضمیر کا اعراب : ہائے ضمیر مضموم یا مکسور ہوتی ہے مفتوح نہیں ہوتی۔

مکسور ہونے کی صورت : ہا سے پہلے اگر کسرہ یا یائے ساکنہ ہو تو ہائے ضمیر مکسور ہوگی مثلاً بِہِ ، عَلِيْہِ

نوٹ : اس قاعدے سے چار کلمات مستثنیٰ ہیں۔ (دو جگہ مضموم ہوگی اور دو جگہ ساکن ہوگی) (۱) وَمَا اَنْسَانِيْہُ (۲) عَلِيْہِ اللّٰہُ

(۳) اَرْجٰہُ (۴) فَاَلْقٰہُ

مضموم ہونے کی صورت : ہائے ضمیر سے پہلے اگر ضمّہ یا فتح یا یائے ساکنہ کے علاوہ اور کوئی ساکن حرف ہو تو ہائے ضمیر مضموم ہوگی۔

مثلاً

اِسْمُہُ ، لَہُ ، مِنْہُ

نوٹ : مگر اس قاعدے سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے۔ وَيَتَقٰہُ

مدّہ کرنا : بعض اوقات ہائے ضمیر کی ضمّہ کو ضمّہ اشباعی سے اور کسرہ کو کسرہ اشباعی سے بدل دیتے ہیں۔

قاعدہ : اگر ہائے ضمیر کا مابعد اور ماقبل دونوں متحرک ہوں تو ہائے ضمیر کی حرکت کو کھینچ کر پڑھیں گے یعنی مدّہ کریں گے

وَمَا لَہُ فِي الْاٰخِرَةِ ، وَرَسُوْلُہُ اَحَقُّ

مثلاً

نوٹ: اس قاعدے سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے۔ **يَرْضَهُ لَكُمْ**

مدہ نہ کرنا: قاعدہ: حائے ضمیر کے ماقبل یا مابعد میں سے کوئی حرف ساکن ہو تو حائے ضمیر میں مدہ نہ ہوگا۔

مثلاً

**مِنْهُ ، لَهُ الْمَلِكُ**

مگر اس قاعدے سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے۔

**فِيهِ مَهَانَا**

(ii) **ہائے سکتہ**: کلمے کے آخر میں وہ ”ہاء“ جو کلمے کی آخری حرکت کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے اس کا کوئی معنی نہیں ہوتا اسے

ہائے سکتہ کہتے ہیں۔ یہ وقفاً و وصلاً ساکن پڑھی جاتی ہے۔ پورے قرآن مجید میں نو کلمات کے آخر میں ہائے سکتہ کا اضافہ کیا گیا ہے وہ کلمات یہ ہیں۔

(i) **لَمْ يَتَسَنَّهُ** (ii) **مَالِيَهُ** (iii) **سُلْطَانِيَهُ** (iv) **مَاهِيَهُ** (v) **فَبِهْدَاهُمْ** (vi) **اَقْتَدِيَهُ** (vi) **حِسَابِيَهُ** (دو مرتبہ)

(vii) **كِتَابِيَهُ** (دو مرتبہ آیا ہے)

نوٹ: سورہ بقرہ میں **لَمْ يَتَسَنَّهُ**۔ سورہ انعام میں **فَبِهْدَاهُمْ اَقْتَدِيَهُ**۔ سورہ الحاقہ میں دو جگہ **كِتَابِيَهُ** دو جگہ **حِسَابِيَهُ** اور **مَالِيَهُ**

اور **سُلْطَانِيَهُ** اور سورہ القارعہ میں **مَاهِيَهُ**

(iii) **ہائے تانیث**: جو اسم واحد مونث کے آخر میں لاحق ہوتی ہے اور علامت تانیث ہوتی ہے یہ وصل میں تا پڑھی جاتی ہے اور وقف میں ہائے

ساکنہ سے بدل جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے ہائے تانیث کہتے ہیں۔

مثلاً

**جَنَّةٌ** سے حالت وقف میں **جَنَّتُهُ** اور **الْحُطْمَةُ** سے حالت وقف میں **الْحُطْمَتُهُ**

www.dawateislami.net

سوالات سبق نمبر ۴۳:

- ۱۔ بنیادی طور پر ہاکی اقسام بیان فرمائیں اور ہر ایک کی تعریف کریں۔
- ۲۔ ہائے زائدہ کی کتنی اقسام ہیں؟ سب کے نام تحریر کریں اور ہر ایک کی تعریف مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔
- ۳۔ حاضیر کب مضموم ہوگی مثالیں دے کر وضاحت کریں اور اس قاعدے سے کتنے اور کون کون سے کلمات مستثنیٰ ہیں؟
- ۴۔ حاضیر میں کہاں کہاں مدہ کیا جائے گا اور کہاں نہیں کیا جائے گا بیان فرمائیں اور اس قاعدہ سے جو کلمات مستثنیٰ ہیں وہ بھی بیان فرمائیں۔

سبق نمبر ۴۴:

**ہمزہ کا بیان:**

بنیادی طور پر ہمزہ کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔

۱۔ **ہمزہ اصلی** ۲۔ **ہمزہ زائدہ**

(۱) **ہمزہ اصلی**: اس ہمزہ کو کہتے ہیں جو حروف اصلیہ کے مقابلے میں آئے۔

مثلاً **أَمَرَ** بروزن **فَعَلَ**

(۲) **ہمزہ زائدہ**: ہمزہ زائدہ اس کو کہتے ہیں جو حروف اصلیہ کے مقابلے میں نہ آئے۔

مثلاً **اَكْرَمَ** بروزن **اَفْعَلَ**

### ہمزہ زائدہ کی اقسام:

۱. همزه وصلی      ۲. همزه قطعی

(۱) **ہمزہ وصلی** : وہ ہمزہ ہے جو ابتدائے کلام میں پڑھا جائے لیکن وصل کلام میں حذف ہو جائے۔ جیسے اَلْعَلَمِیْن میں ہمزہ وصلی ابتدائے کلام کی صورت میں پڑھا گیا اور رَبِّ الْعَلَمِیْن یہاں ہمزہ وصلی کلام میں حذف ہو گیا۔

### ہمزہ قطعی کی اقسام:

ہمزہ قطعی کی تقریباً ۱۹ اقسام ہیں۔ ہمزہ قطعی اسماء، افعال اور حروف تینوں میں پایا جاتا ہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

**اسماء میں ہمزہ قطعی:**

(i) ہمزة الاعلام      (ii) اسم تفضیل کا ہمزه      (iii) جمع مکسر کا ہمزه

(۱) **همزة الاعلام:** قرآن مجید میں عجمی (غیر عربی) اسماء ذکر کئے گئے ہیں ان کے شروع میں آنے والا ہمزہ، همزة الاعلام کہلاتا ہے۔ یہ ہمزہ مکسور ہوتا ہے وہ اسماء درج ذیل ہیں۔ (۱) ابراہیم (۲) اسماعیل (۳) اسحاق (۴) ادریس (۵) ایلیاس (۶) انجیل (۷) اسرئیل (۸) ابلیس وغیرہ

(ii) اسم تفضیل کا ہمزہ: جیسے **أَضْرَبُ**، **أَكْرَهُ** وغیرہ یہ ہمزہ بھی ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔

(iii) جمع مکسر کا ہمزہ: جمع مکسر کا ہمزہ بھی قطعی ہوتا ہے۔ جیسے اَشْرَافٌ، اَخْبَارٌ وغیرہ

### افعال میں ہمزہ قطعی:

(iv) باب افعال کی ماضی کا ہمزه جیسے اَکْرَمَ، اَحْسَنَ وغیرہ کا اہمزہ

(v) فعل مضارع کے صیغہ واحد منکلم کا ہمزہ:

مثلاً أَضْرِبُ ، أَفْتَحُ

(vi) فعل تَعَجَّبَ کا ہمزہ: مثلاً مَا أَضْرَبَهُ

### حروف کا ہمزه قطعی

لام تعریف کے سوا تمام حروف کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔ جیسے

(vii) همزه استفهام: مثلاً **اَكْفَرْتُ**

(viii) حروف ندا کا ہمزه: مثلاً اَعْبُدَ اللّٰهَ

(ix) حروف مشبہ بالفعل کا ہمزه: مثلاً **إِنَّ**، **أَنَّ** وغیرہ

### ہمزہ وصلی کی اقسام:

ہمزہ وصلی کی مندرجہ ذیل تقریباً پانچ اقسام ہیں۔

(۱) اسمائے مصادر کا ہمزہ (۲) اسمائے غیر مصادر کا ہمزہ (۳) فعل امر حاضر کا ہمزہ (۴) فعل ماضی کا ہمزہ (باب افعال کی ماضی کے علاوہ) (۵) لام تعریف کا ہمزہ



(۱) اسمائے مصادر کا ہمزه: ایسے اسماء جن سے افعال مشتق ہوتے ہیں۔ کل سات ابواب ہیں جن کے مصادر کا ہمزه وصلی ہوتا ہے۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

- ۱۔ افعال امتحان (آزماتا)
- ۲۔ استفعال استعمار (مد و طلب کرنا)
- ۳۔ انفعال انفطار (پھٹنا)
- ۴۔ افعال احمرار (سرخ ہونا)
- ۵۔ افعال ادھیمام (سیاہ ہونا)
- ۶۔ افعال انشيشان (کھر درا ہونا)
- ۷۔ افعال اِجْلُوْاؤ (دوڑنا)

(۲) اسمائے غیر مصادر و همزه:

ایسے اسماء جن سے افعال مشتق نہ ہوں۔ ایسے اسماء سات ہیں جن کا ہمزه مکسور ہوتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔  
 (۱) اِبْنُ (۲) اِسْمُ (۳) اِبْنَةُ (۴) اِمْرَءُ (۵) اِمْرَءَةٌ (۶) اِثْنَانُ (اثنین)  
 (۷) اِثْنَانُ (اثنین)

(۳) فعل امر حاضر کا ہمزه:

فعل امر حاضر کا ہمزه وصلی مکسور یا مضموم ہوتا ہے سوائے باب افعال کے مثلاً اِضْرِبْ ، اَنْصُرْ

فعل امر کے همزه کو حرکت دینے کا طریقہ:

الف) اگر فعل کے عین کلمے پر کسرہ یافتہ ہو تو فعل امر کا ابتدائی ہمزه ہمیشہ وصلی مکسور ہوگا۔ مثلاً اِقْرَأْ ، اِضْرِبْ  
 ب) اگر فعل کے عین کلمہ پر ضمہ ہو تو فعل کا ابتدائی ہمزه ہمیشہ وصلی مضموم ہوگا۔ جیسے اَدْخُلْ ، اُكْتُبْ

حروف میں همزه وصلی :

حرف لام تعریف کا ہمزه ہمیشہ وصلی مفتوح ہوتا ہے۔ مثلاً اَلْكِتَابُ ، اَلْقُرْآنُ

سوالات سبق نمبر ۴۴:

- ۱۔ ابتدائی طور پر ہمزه کی کتنی اقسام ہیں مع تعریف بیان کریں۔
- ۲۔ ہمزه قطعی کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟
- ۳۔ باب افعال کی ماضی کا ہمزه کونسا ہے؟
- ۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں کونسا ہمزه ہے؟

الياس ، انجيل ، اَضْرِبْ ، اَكْفَرْتُ ، اِنَّ

- ۵۔ ہمزه وصلی کی اقسام بیان کریں۔
- ۶۔ وہ کون سے اسماء ہیں جن کا ہمزه مکسور ہوتا ہے اور وصلی بھی ہے؟

اگر دو ہمزہ اکٹھے ہوں تو مندرجہ ذیل چار قاعدے بنتے ہیں۔

(۱) تحقیق (۲) تسہیل (۳) ابدال (۴) حذف

(۱) تحقیق: ہمزہ کو اس کے مخرج اصلی سے تمام صفات کیساتھ ادا کرنا تحقیق کہلاتا ہے۔ مثلاً ءَ اَنْتُمْ

(۲) تسہیل: ہمزہ کو تحقیق اور ابدال کے درمیان پڑھنا تسہیل کہلاتا ہے۔

مثلاً ءَ اَللّٰهُ ، ءَ اَعْجَمِيّ

(۳) ابدال: دوسرے ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف مدہ سے بدلنا ابدال کہلاتا ہے۔ مثلاً اَءٌ مِّنُوْا سے اِمِنُوْا ، اُوْتِمِنَ

سے اُوْتِمِنَ ، اِيتُونِيْ سے اِيتُونِيْ

(۴) حذف: دوسرے ہمزہ کو گرا کر پڑھنا حذف کہلاتا ہے۔

اِتَّخَذْتُمْ اصل میں ءَ اِتَّخَذْتُمْ تھا

جیسے ءَ اِفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ ءَ اِصْطَفٰى الْبَنَاتِ ءَ اِسْتَكْبَرَتْ کو اِفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ اور اِصْطَفٰى الْبَنَاتِ اور

اِسْتَكْبَرَتْ

قواعد: (۱) اگر دو قطعی متحرک ہمزہ ایک کلمے میں جمع ہوں تو تحقیق وجوبی ہوگی۔

نوٹ: مندرجہ بالا قاعدے سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے۔ ءَ اَعْجَمِيّ

اگرچہ اس میں دونوں ہمزہ قطعی متحرک ہیں مگر روایت حفص کے مطابق اس میں تسہیل وجوبی ہوگی۔

(۲) اگر دو ہمزہ ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ہمزہ قطعی مفتوح ہو تو دوسرے ہمزہ میں تسہیل اور ابدال دونوں جائز ہیں اس کو تسہیل جوازی

کہتے ہیں مذکورہ قاعدے کی رُو سے پورے قرآن مجید میں تین کلمات چھ جگہ ہیں۔

اللّٰهُ	دو جگہ	سورة يونس ونمل
ءَ الدّٰكِرَيْنِ	دو جگہ	سورة انعام
الْثَّنَّ	دو جگہ	سورة يونس

(۳) اگر دو ہمزہ ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا اصلی مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو حذف کر دیں گے یہ مذکورہ بالا قاعدے

پورے قرآن پاک میں سات جگہوں پر جاری ہوئے ہیں۔

(۱)	اِتَّخَذْتُمْ	اصل میں	نَاتَّخَذْتُمْ تھا
(۲)	اَسْتَغْفَرْتُ	اصل میں	اِاسْتَغْفَرْتُ تھا
(۳)	اَطَّلَعَ	اصل میں	ءَ اَطَّلَعَ تھا
(۴)	اَتَّخَذْنَهُمْ	اصل میں	نَاتَّخَذْنَهُمْ تھا
(۵)	اَسْتَكْبَرْتُ	اصل میں	نِاسْتَكْبَرْتُ تھا
(۶)	اَفْتَرٰى	اصل میں	ءَ اِفْتَرٰى تھا
(۷)	اَصْطَفٰى	اصل میں	نِاَصْطَفٰى تھا

# دعوتِ اسلامی

www.dawateislami.net

## سوالات سبق نمبر ۲۵:

- ۱۔ اجتماع ہنزہین سے کیا مراد ہے؟ اور اس صورت میں کتنے قاعدے بنیں گے؟ ہر ایک کی مثال دے کر وضاحت کریں۔
- ۲۔ تحقیق و جوہی کب ہوگی؟ اور اس قاعدے سے کونسا کلمہ مستثنیٰ ہے؟
- ۳۔ تسہیل جوازی سے کیا مراد ہے؟ اور قرآن پاک میں کن کن مقامات پر تسہیل جوازی ہوگی؟
- ۴۔ اگر دو ہمزہ ایک کلام میں جمع ہو جائیں جن میں سے پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصل ہو تو کون سا حذف ہوگا؟ اور یہ قاعدہ قرآن پاک میں کن کن مقامات پر جاری ہوگا؟

# دعوتِ اسلامی

www.dawateislami.net